دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور

(جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۱) ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ مئی ۲۰۰۷ء

فہرست

۱ حمد باری تعالیٰ و گیارھویں شریف۔ ۲
۲ اداریہ۔ ۳
۳ تفسیر یوسفی۔ ۴
۴ علامات و معجزات۔ ۸
۵ غوث الثقلین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ ۱۵
۶ درس حدیث شریف۔ ۱۸
۷ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر عبادت کی اصل ہے۔ ۲۱
۸ شریعت و طریقت کی تعلیم بحوالہ کشف المحجوب شریف ۲۳
۹ پاکستانی عجیب لوگ ہیں۔ ۲۶
۱۰ سوالات و جوابات۔ ۲۸
۱۱ Abstinence۔ ۳۲
۱۲ مسلسل اشاعت کا اٹھارھواں سال۔ ۳۶

بیادگار:

عالم یلمعی فاضل لوذعی
پیر طریقت قطب جلی امین علم لدنی حضرت علامہ
حاجی محمد یوسف علی نگینہ سرکار قدس سرہ العزیز

بطفل عنایت

مجمع انور نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی
مجمع انور نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ منیر احمد یوسفی
مجمع انور نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
مجمع انور نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

مدیر اعلیٰ
منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ ایم۔اے ایل۔ایل۔بی

مدیر معاون
صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

سرکولیشن کنٹرولر
شیخ فہد احمد یوسفی

زیر انتظام
صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

مسلسل اشاعت کا اٹھارھواں سال

قیمت فی شمارہ	25
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	1500
عرب امارات وسعودی عرب	1500
انگلینڈ	1500
کینیڈا، امریکہ	2000
پاکستان	250

ویب سائٹ: www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

حمدِ باری تعالیٰ

ازقلم: حاجی محمد یوسف علی نگینہؔ

قرار آتا خدا کی یاد سے ہے بے قراروں کو
سکوں دیتا ہے ذکرِ حق تعالیٰ دلفگاروں کو

اگر مرضی خدا کی ہو تو شاہ کر دے فقیروں کو
اگر چاہے گدا کر دے جہاں کے تاجداروں کو

بنایا ہے اُسی نے آسمان و چاند سورج کو
اُسی نے نور بخشا ہے درخشندہ ستاروں کو

اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے کونین کی ہر شئے
وُہی ہے بھیجتا بعد از خزاں رنگیں بہاروں کو

اُسی کی حمد میں ہر چیز ہے مصروف عالم کی
گُلوں سے بخش دی زینت ہے اُس نے لالہ زاروں کو

اُسی کے در کے ہیں محتاج سارے انبیاء و مرسل
ملے انوار اُس کے نور سے سب نور پاروں کو

اگرچہ ہے خدا سب صورتوں سے پاک اے یوسفؔ
مگر اُس کے سمجھتا ہوں محمد ﷺ کے نظاروں کو

مسدس

ساڈا اِکو ہے اللہ عزوجل معبود برحق، شافعی نبی سراج منیر ﷺ ساڈے
دامن آل اصحاب دا ہتھ ساڈے، اعظم ہین شہید شبیر رضی اللہ عنہ ساڈے
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ساڈے امام اعظم، ہین غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ ساڈے
غوث قطب اوتاد ابدال سبھّے سارے ولی ساڈے سارے پیر ساڈے
چوہنہ اماماں نوں اسیں برحق کہیئے اسیں کِسے وَلوں کنّی بھندے نئیں
کیویں اونہاں وِچّوں یوسفؔ ولی ہوون جیہڑے شان ولایت نوں مندے نئیں

گیارھویں شریف

ازقلم: مولانا محمد یونس مالیگؔ

مناتے ہیں مومنین مل کر یہ غوث اعظم کی گیارہویں ہے
یگانگت کا حسین منظر یہ غوث اعظم کی گیارہویں ہے

سلاسل نقشبندی و سہروردی و قادری و چشتی
سبھی کا معمول ہے مقرر یہ غوث اعظم کی گیارہویں ہے

نیاز مندیٔ عبد قادر نیاز مندوں کا فعل ظاہر
ہے فاتحہ اور نیاز گھر گھر یہ غوث اعظم کی گیارہویں ہے

ہے کتنا زرّیں قولِ حضرت پکارے گا جو دمِ مصیبت
کریں گے امداد خود وہ آ کر یہ غوث اعظم کی گیارہویں ہے

رسول اکرم کو سب رسولوں پہ جس طرح برتری ہے حاصل
یوں ہی ولیوں میں غوث برتر یہ غوث اعظم کی گیارہویں ہے

ہیں جس قدر اولیائے اُمّت ہیں اُن کے اقوال بھی تو حجت
کہ دافع ہر بلا و ہر شر یہ غوث اعظم کی گیارہویں ہے

دیا ہے قادر نے عبد قادر کو ایسا عزّ و وقار و قدرت
بنا دیں بگڑا ہوا مقدر یہ غوث اعظم کی گیارہویں ہے

یہ حق سے پائی ہے سرفرازی ملی ہے سرداری اولیاء کی
لیا قدم ہر ولی نے سر پر یہ غوث اعظم کی گیارہویں ہے

دلائی اولاد لاولد کو بنا دیا نیک بخت بد کو
ہے آپ کا فیض عام سب پر یہ غوث اعظم کی گیارہویں ہے

نیاز مندوں پہ ابر آسا حمایت غوث کا ہے پنجہ
تو خوف یونسؔ ہمیں ہو کیونکر یہ غوث اعظم کی گیارہویں ہے

☆☆☆

اداریہ

مہنگائی اور ملاوٹ کا عفریت

ملک میں امن عامہ اور نظم و نسق کو تسلی بخش قرار دیئے جانے کے حکومتی دعوؤں کے باوجود صورت حال اِس قدر خراب ہے کہ انسان قتل ہو رہے ہیں، دن دیہاڑے ڈاکے پڑ رہے ہیں، لوگوں کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں۔ نہ کسی کی جان و مال محفوظ ہے اور نہ ہی ضروریات زندگی پوری ہو رہی ہیں۔ ہر روز بلکہ صبح و شام اشیائے ضروریات کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ جس کے خلاف ہر سطح پر احتجاج بھی ہو رہا ہے لیکن حکومت ہے کہ اقتدار کے نشہ میں مست ہے۔ اُس کو اِس بات سے کوئی غرض نہیں کہ لوگ کس حال میں ہے؟ لوگ اپنا نان ونفقہ کس طرح چلا رہے ہیں؟ اشیائے ضروریہ کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ ہر چیز عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہوتی جا رہی ہے۔ قوت خرید جواب دے رہی ہے۔ روزمرہ کی سبزی دال خریدنا بھی ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ چہ جائیکہ پھل یا گوشت وغیرہ کا تصور بھی کیا جا سکے۔ ذرا اِس معاملہ پر غور کریں کہ اگر عام آدمی کو مناسب خوراک ہی میسر نہیں ہوگی تو وہ معاشرہ میں اپنا صحت مند اور فعال کردار کس طرح ادا کر سکے گا۔ طبی نقطہ نظر سے متوازن غذا ہر شخص کی بنیادی ضرورت ہے۔ اِس کے بغیر اُس کی صحت کا برقرار رہنا ممکن نہیں۔ ایک اچھے اور صحت مند معاشرہ کی تشکیل کے لئے افراد کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔ مہنگائی کا عفریت لوگوں کو بدحال کر رہا ہے لیکن اس کے سدِ باب کیلئے کوئی مناسب قدم نہیں اٹھایا جا رہا۔ حکومت وقت نے لوگوں کو قطعی طور پر تاجر طبقہ کے رحم و کرم پر چھوڑا ہوا ہے کہ وہ جب چاہیں جتنی چاہیں قیمت بڑھا لیں اُن کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اور پھر ستم کی بات کہ من مانی قیمت وصول کرنے کے باوجود بھی کوئی چیز خالص نہیں ملتی۔ گوشت 300/ روپے کلو کے حساب بھی خریدیں تو اس میں پانی ملا ہوا ہوتا ہے۔ دودھ چاہے جس قیمت پر بھی خریدیں اُس میں پانی ضرور ملا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ میڈیکل سٹور سے بیمار کے لئے دوائی خریدیں تو پتا چلتا ہے کہ دوائی جعلی ہے۔ آج کل گرمی کا موسم شروع ہے، بازار میں غیر معیاری مشروبات کی بھرمار ہے جس میں نہ جانے کون سے کیمیکلز ملائے ہوتے ہیں کہ لوگوں خاص کر بچوں کی صحت کو برباد کر رہے ہیں۔ لیکن کسی کو کوئی خوفِ خدا نہیں کہ ہم اپنی غرض کیلئے آئندہ نسل تباہ کر رہے ہیں۔ اندازہ کریں کہ جو معاشرہ اِس قدر اخلاقی گراوٹ اور خود غرضی کا شکار ہو، اُس کی آنے والی نسلوں کا جسمانی اور اخلاقی معیار کیا ہوگا۔

فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ ''جو ملاوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں''۔ لیکن ہمارے دل و دماغ اس قدر سیاہ اور سخت ہو چکے ہیں کہ فرمان باری تعالیٰ اور فرموداتِ رسولِ کریم ﷺ کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ واضح ہو کہ اسلامی تعلیمات سے انحراف اپنے آپ کو دھوکا دینے اور آخرت خراب کرنے والی بات ہے۔ یہ دنیا تو چند روزہ ہے بالآخر اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں جوابدہ ہونا ہے۔ جہاں زبان پر تالا لگ جائے گا اور ہاتھ پاؤں انسان کے خلاف گواہی دیں گے۔ ذرا سوچیں کہ اُس وقت کیا جواز پیش کریں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حکومتی ڈھانچے میں اشیائے ضروریہ کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے اور انسدادِ ملاوٹ کے باقاعدہ شعبے قائم ہیں لیکن یقینی طور پر یہ تمام شعبے اپنا کام دیانتداری سے سرانجام دینے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ اِس کی وجہ ماسوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ ان اداروں کے کارپرداز اپنا اپنا بھتہ وصول کرتے ہیں جس کی وجہ سے تاجر اور ملاوٹ کرنے والوں کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ مہنگائی کنٹرول نہ ہو اور ملاوٹ کرنے والوں کا سدِ باب نہ کیا جا سکے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر حکومت اِس بدنظمی کو کنٹرول نہیں کرے گی تو اور کون کرے گا۔ ایک فلاحی مملکت اور حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنی رعایا کو ارزاں نرخوں پر ضروریات زندگی کی فراہمی کو یقینی بنائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر یوسفی

از قلم: پیر طریقت امین علم لدنی حضرت قبلہ
حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَالۡهُدٰی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الۡکِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ ۙ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا وَبَیَّنُوۡا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوۡبُ عَلَیۡهِمۡ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَهُمۡ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ لَعۡنَةُ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰـهُکُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۶۳﴾

''بے شک وہ جو ہماری اُتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں۔ اِس کے بعد کہ ہم لوگوں کے لئے اِس کتاب میں واضح فرما چکے' اُن پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت۔ مگر وہ جو توبہ کریں اور اصلاح کریں اور ظاہر کریں تو میں اُن کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بہت توبہ قبول فرمانے والا بہت مہربان۔ بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر مرے اُن پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اِس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اُن پر عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔ اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑی رحمت والا اور بڑا ہی مہربان ہے''

یہ آیت مبارکہ اُن علماءِ یہود کے خلاف نازل ہوئی جو نبی کریم ﷺ کی نعت شریف اور آیت رجم اور تورات شریف کے دوسرے احکام چھپایا کرتے تھے۔

حضرت ابوالعالیہ تابعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **نزلت فی اهل الکتاب کتموا صفة محمد ﷺ** [۱]

یہ آیت مبارکہ اہل کتاب کے خلاف نازل ہوئی جنہوں نے حضرت محمد ﷺ کی نعت کو (صفت کو) چھپالیا تھا۔ جس پر اِرشاد ہوتا ہے' حق چھپانے والے ملعون لوگ ہیں۔ چنانچہ

کَمَا اَنَّ الۡعَالِمَ یَسۡتَغۡفِرُ لَهٗ کُلُّ شَیۡءٍ حَتَّی الۡحُوۡتَ فِی الۡمَاءِ وَالطَّیۡرُ فِی الۡهَوَاءِ فَهٰؤُلَاءِ بِخِلَافِ الۡعُلَمَاءِ فَیَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ [۲]

''جس طرح اُس عالم کے لئے (جو لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی باتیں پہنچائے) ہر چیز استغفار کرتی ہے یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں اور ہوا کے پرندے بھی۔ اِسی طرح اُن لوگوں پر جو حق بات کو جانتے ہوئے گونگے اور بہرے بن جاتے ہیں' ہر چیز لعنت بھیجتی ہے''

اصل اللعن الطرد۔ و معنی یَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ انهم یسئلون اللہ لعنهم واللّٰعِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ یأتی منهم اللعن علیهم من الملائکة والمسلمین من الجن والانس ودواب الارض کلها [۳]

''لعن کے اصل معنیٰ ''طرد'' یعنی دھتکارا ہے ''لاعنون'' جو لعنت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں خواہ وہ ملائکہ ہوں یا جن یا

[۱] ابن کثیر جلد ۱ ص ۱۷۵، درمنثور جلد ۱ ص ۳۹۰، ابن جریر جلد ۲ ص ۵۸۔ [۲] ابن کثیر جلد ۱ ص ۱۷۵ [۳] مظہری جلد ۱ ص ۱۵۸۔

انسان یا زمین کے جانور۔مطلب یہ کہ (ہر چیز) اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے لعنت کی درخواست کرتے ہیں''

حق بات کو چھپانے والا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **من سئل عن فکتمه ألجم یوم القیامة بلجام من نار** [۴] ''جس شخص سے کسی شرعی امر کے نسبت سوال کیا جائے اور وہ اُسے چھپالے۔ قیامت کے دن (اُس کے منہ میں) آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' **لَوْلَا آیة فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَاحَدَّثْتُ عَنْهُ شَیْئًا اَبَدًا** [۵] ''اگر یہ آیت مبارکہ نہ ہوتی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث شریف بھی نہ بیان کرتے۔''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **من کتم علماً مما ینفع اللہ به الناس فی امر الدین ألجمه اللہ یوم القیامة بلجام من نار** [۶]

''جس شخص نے ایسا علم چھپایا جس سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) لوگوں کو دین کے کام میں نفع دیتا ہے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) قیامت کے دن ایسے شخص کے منہ میں آگ کی لگام دے گا''۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جو ہدایات بینات نازل کی گئی ہیں اُن کا لوگوں سے چھپانا اتنا بڑا جرم ہے کہ اِس پر اللہ تبارک وتعالیٰ بھی لعنت فرماتا ہے اور تمام مخلوق بھی لعنت بھیجتی ہے۔

جس علم کے اظہار اور پھیلانے کی ضرورت ہے اُس کا چھپانا حرام ہے۔

ایک حدیث شریف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: **لَا تَمْنَعُوا الْحِکْمَةَ اَهْلَهَا فَتَظْلِمُوْهُمْ وَلَا تَغْعُوْهَا فِیْ غَیْرِ اَهْلِهَا فَتَظْلِمُوْهَا** [۷] ''حکمت کی بات ایسے لوگوں سے نہ روکو جو اس بات کے اہل ہوں۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اُن لوگوں پر ظلم ہوگا اور جو اہل نہیں ہیں اُن کے سامنے حکمت کی باتیں نہ رکھو کیونکہ اِس صورت میں اِس حکمت پر ظلم ہوگا''۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم ایک جنازہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ان الکافر یضرب ضربتین بین عینیه فیسمعه کل دابة غیر الثقلین فتلعنه کل دابة سمعت صوته فذلک قول اللہ تعالیٰ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ** [۸] ''کافر جب مرتا ہے تو اُس کی پیشانی پر مارا جاتا ہے (کافر میت کی چیخ وپکار کو) سوائے انسان اور جن کے روئے زمین کا ہر چلنے والا سنتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: **لاعنون** سے مراد **جمیع الخلائق الا الجن والانس** [۹] ''جن وانس کے سوا تمام مخلوق مراد ہے۔''

حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **هم الملائکه** [۱۰] ''**لاعنون** سے مراد فرشتے ہیں'' حضرت عطا رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **الجن والانس** [۱۱] ''**لا عنون** سے مراد جن اور انسان ہے'' حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' **جمیع عباد اللہ** [۱۲]

---

[۴] ابن جریر جلد۲ ص ۵۷، مسند احمد جلد۲ ص ۲۶۳، ۳۰۵، ۴۹۵، مجمع الزوائد جلد ا ص ۱۶۳، الترغیب والترہیب جلد ا ص ۱۲۱، درمنثور جلد ا ص ۳۹۲، ابن کثیر جلد ا ص ۱۷۶، قرطبی جلد ا جز ۲، حدیث نمبر ۱۸۵ ا ص ۱۲۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۸ ص ۴۰۱، جلد ۱۰ ص ۱۲۵، کنز العمال حدیث نمبر ۲۹۰۰۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۶۶، شرح السنۃ جلد ا ص ۲۳۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۶۵۸، ترمذی حدیث نمبر ۲۶۴۹۔ [۵] ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۶۲، درمنثور جلد ا ص ۳۹۲۔ [۶] درمنثور جلد ا ص ۳۹۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۶۵۔ [۷] قرطبی جلد ا جز ۲ ص ۱۲۴۔ [۸] مظہری جلد ا ص ۱۵۸، ابن کثیر جلد ا ص ۱۷۶' درمنثور جلد ا ص ۳۹۱، قرطبی جلد ا جز ۲ ص ۱۲۶' فتح القدیر جلد ا ص ۲۰۶، ابن جریر جلد ا ص ۵۹۔ [۹] مظہری جلد ا ص ۱۵۸، ابن کثیر جلد ا ص ۱۷۶، درمنثور جلد ا ص ۳۹۰۔ [۱۰] ایضاً۔ [۱۱] ایضاً۔ [۱۲] ایضاً۔

''لاعنون سے مراد اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے تمام بندے ہیں۔'' حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **اللعنون البھائم یلعن عصاۃ آدم اذا سننت السنۃ و امسک المطر وقالت من شوم بنی آدم** [١٣] ''جب قحط پڑتا ہے اور بارش بند ہو جاتی ہے تو جانور گناہ کرنے والوں پر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اِن کم بخت لوگوں کی نحوست ہے۔''

قال ابو العالیۃ۔ ھذا یوم القیامۃ یوقف الکافر فیلعنہ اللہ ثم یلعنہ الملا ئکۃ ثم یلعنہ الناس۔ فان قیل الملعون من الناس فکیف یلعن نفسہ؟ قیل قال اللہ تعالیٰ یَلْعَنُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا ۔ وقیل انھم یلعنون الظالمین وھم منھم [١٤]

''(حضرت) ابوالعالیہ (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے کہا ہے کہ یہ لعنت قیامت کے دن ہوگی، قیامت کے دن کافر کو کھڑا کیا جائے گا اور اُس پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) لعنت فرمائے گا پھر فرشتے اور دوسرے لوگ لعنت کریں گے۔ اگر کوئی کہے کہ جس پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی لعنت کی گئی ہے وہ بھی آدمی ہے تو اپنے اُوپر کیسے لعنت کرے گا؟ تو جواب یہ ہے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے فرمایا ہے ''بعض تم میں سے بعض پر لعنت کرے گا'' اور بعض نے کہا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت ہے اور چونکہ جو لوگ خود بھی ظالم ہیں۔ اِس طور پر وہ خود بھی اپنے اوپر لعنت کرتے ہیں۔''

مومن پر لعنت کرنے کی ممانعت:

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا اور اُس پر بار بار حد لگائی گئی تو ایک شخص نے کہا اِس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی لعنت ہو یہ بار بار شراب پیتا ہے اور اِس پر حد لگتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لا تلعنہ فانہ یحب اللہ ورسولہ** [١٥]

''اِس پر لعنت نہ بھیجو یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے'' **فدل علی ان من لا یحب اللہ ورسولہ یلعن** ''اِس سے ثابت ہوا جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت نہ کرتا ہو اُس پر لعنت بھیجنا جائز ہے۔''

اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ** [١٦] ''بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: **۔للّٰہ اشد فرحاً بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کان راحلتہ بارض فلاۃ فانفلتت منہ وعلیھا طعامہ وشرابہ فایئس منھا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلھا قد ایئس من راحلتہ فبینما ھو کذلک اذھو بھاقائمۃ عندہ فاخذبخطامھاثم قال من شدۃ الفرح اللھم انت عبدی وانا ربک من شدۃ الفرح** [١٧] ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو اپنے بندے کے توبہ کرنے سے اُس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کی سواری ایک سنسان جنگل میں گم ہو جائے اور اُس پر ہی اُس کا کھانا پانی ہو اور اُس کے ملنے سے

---

[١٣] مظہری جلد اص ۱۵۸، ابن کثیر جلد اص ۱۷۶، درمنثور جلد اص ۳۹۱، قرطبی جلد ا جز ۲ ص ۱۲۵، تفسیر روح البیان جلد اص ۲۶۵۔ [١٤] تفسیر مظہری جلد اص ۱۵۹۔ [١٥] مصنف عبدالرزاق جلد ۷ ص ۳۸۱، حدیث نمبر ۱۳۵۵۲، ابن کثیر جلد اص ۱۷۶، کنز العمال حدیث نمبر ۱۷۰۸۲، البدایہ والنہایہ جلد ۶ ص ۴۸، جلد ۸ ص ۶۸۔ [١٦] بخاری حدیث نمبر ۴۱۴۱، مسلم حدیث نمبر ۷۰۲۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۲۴۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۳۰، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۹۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد اص ۱۵۳، مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۲۴۳۔ [١٧] مظہری جلد اص ۱۵۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۳۲، مرقاۃ جلد ۵ ص ۲۴۱، مسلم حدیث نمبر ۷۱۴۷، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۰۵۔

نا اُمید ایک درخت کے سائے میں آ کر لیٹ رہے اور وہ اُسی رنج اور فکر میں ہو کہ اچانک (اُس کی) سواری اُس کے پاس آ کر کھڑی ہو جائے اور یہ اُس کی باگ پکڑ کر شدت خوشی میں کہے اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا پروردگار ہوں۔ تو اُس شخص سے بھی زیادہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ کرنے سے خوشی ہوتی ہے۔''

الھکم واحد والخطاب عام ای المستحق للعبادة منکم ایھا العالمین الہ واحد لا یمکن له نظیر و لاشریک . و یجوز ان یکون خطا باللکاتمین زجرًا لھم علی معاملتھم مع اللہ تعالیٰ حیث یکتمون التوحید ویقولون عزیزابن اللہ والمسیح ابن اللہ بعد زجرھم علی کتمان الرسالة [۱۸]

''**الھکم** میں خطاب عام مخلوق کو ہے' کسی خاص گروہ کو نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اے جہاں والو! عبادت کے لائق صرف اور صرف ایک ایسا معبود برحق ہے کہ جس کی نظیر اور شریک ممکن نہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ خاص تورات کی آیات چھپانے والوں کو (جن کا ذکر آیات گذشتہ میں ہے) زجروتوبیخ کے لئے خطاب ہو کیونکہ جس طرح وہ حضرت محمد ﷺ کے اوصاف کا اخفا کرتے تھے اِسی طرح توحید کو بھی چھپاتے تھے۔ چنانچہ حضرت عُزیر اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا بیٹا کہا کرتے تھے''

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتی ہیں' نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اسم اللہ الا عظم فی ھاتین الآیتین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم وفاتحه آل عمران آلم اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم [۱۹] ''اِسم اعظم اِن دونوں آیاتِ مبارکہ میں ہے ایک **الھکم الہ واحد لا الہ الا ھوالرحمن الرحیم** اور دوسرے سورة آل عمران کی شروع کی آیت **الم اللہ لا الہ الاھوالحی القیوم** ''

---

[۱۸] مظہری جلد ا ص ۱۵۹۔ [۱۹] ابو داؤد حدیث نمبر ۱۴۹۶، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۷۸۔۳۵۴۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۵۵، دارمی جلد ۲ ص ۵۴۲، مرقاة جلد ۵ ص ۲۰۳، مشکوٰة حدیث نمبر ۲۲۹۱، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۸۶، درمنثور جلد ا ص ۳۹۴، ابن کثیر جلد ا ص ۱۷۶، فتح القدیر جلد ا ص ۲۰۷، روح البیان جلد ۲ ص ۲۶۷۔

علامات ومعجزات

(قسط نمبر ۲)

(ادارہ)

لعابِ دہن شریف کا معجزہ:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، ہم غزوۂ خندق کے دن زمین کھود رہے تھے اتنے میں ایک سخت مقام آ گیا۔ (یعنی پتھریلی جگہ آ گئی جو کدال سے نہ ٹوٹتی تھی) لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ایک ٹکڑا (جگہ) سخت ہے جو خندق کی کھدائی میں نکل آیا ہے (اب کیا کرنا چاہیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اِنَّا نَازِلٌ'' (ٹھہرو) میں خود اترتا ہوں''۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ بھوک کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (نورانی) پیٹ (مبارک) پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم لوگوں نے بھی تین دن سے کھانے کی کوئی چیز نہ چکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال ہاتھ میں لے لی اور اُس سخت مقام پر کدال ماری (وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا) بہتی ریت بن گیا۔[۱]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اِئذَنْ لِیْ اِلَی الْبَیْتِ ''مجھے گھر جانے کے لئے اجازت فرمائیے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی۔ میں گھر آیا اور اپنی بیوی (حضرت سہیلہ بنت مسعود رضی اللہ عنہا) سے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ بات دیکھی ہے جس پر میں صبر نہیں کر سکتا۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھانا ہے اور تین دن سے کچھ بھی نہیں کھایا) آپ نے اپنی بیوی سے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اُس نے ایک تھیلی نکالی جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس گھر میں پلا ہوا بکری کا بچہ تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے۔ جب ہم گوشت ہنڈیا میں ڈال چکے (اُس کو پکنے کے لئے چولہے پر چڑھا دیا) آٹا گوندھ لیا گیا اور خمیر ہو گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے جانے لگا تو میری بیوی نے کہا دیکھو کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے جو ہمارے پاس موجود تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلئے اور چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لے لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کتنا کھانا ہے انہوں نے بیان کر دیا۔ قَالَ کَثِیْرٌ طَیِّبٌ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ہے، عمدہ ہے''۔ پھر فرمایا: قُلْ لَھَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰی آتِیَ ''اپنی بیوی سے کہنا جب تک میں نہ آؤں ہنڈیا چولہے سے نہ اتارے اور روٹی تنور سے نہ نکالے یعنی روٹی نہ پکائے''۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر لوگوں سے فرمایا: یَا اَھْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَیَّلًا ''اے خندق والو جابر کے ہاں تمہاری دعوت ہے چلو جلدی چلو''۔ یہ سن کر تمام انصاری اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اُٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ سن کر حضرت جابر رضی اللہ عنہ گھر آئے۔ اور پیچھے پیچھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لئے چلے آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے پوچھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کچھ پوچھا تھا انہوں نے فرمایا ہاں پوچھا تھا (یعنی کتنا کھانا ہے میں نے بتا دیا تھا اُن کی بیوی نے کہا پھر فکر کی کوئی بات نہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے آٹا نکالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا فَبَصَقَ فِیْهِ وَبَارَکَ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹے میں اپنا لعابِ دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دُعا فرمائی''۔ بعد ازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنڈیا کی طرف گئے فَبَصَقَ وَبَارَکَ ''اس میں بھی لعابِ دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دُعا

---

[۱] مشکوٰۃ، مرآۃ جلد ۸ ص ۱۷۵۔

فرمائی''۔ پھر فرمایا: ادع جابرۃ فلتخبز معک ''روٹی پکانے والی ایک اور بلا لے'' تا کہ وہ تیرے ساتھ مل کر روٹی پکائے اور ہنڈیا سے شوربا نکالو اور اُسے چولہے سے نہ اتارنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ کھانے والے مجاہدین ایک ہزار تھے۔ اللہ کی قسم سب نے (سیر ہو کر) کھانا کھایا اور کھانا چھوڑ دیا اور لوٹ گئے۔ ہنڈیا جیسی تھی ویسی ہی جوش مار رہی تھی اور ہمارا آٹا پکایا جا رہا تھا جیسا کہ تھا ویسا ہی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب شریف کا معجزہ ہر چیز میں ظاہر ہوا۔ بوٹیوں اور روٹیوں میں برکت، پانی میں برکت، شوربے کے مرچ مصالحے گھی میں برکت، آٹے میں برکت و کثرت، لکڑی میں برکت، روٹیاں پکانے والیوں کے ہاتھوں میں طاقت و قوت۔ لعاب دہن کی برکت سے بڑی جماعتِ مجاہدین سیر ہوئی نہ سالن ختم ہوا اور نہ آٹا ختم ہوا۔

عظیم الشان معجزہ دُعا اور برکت:

کھانے پر دُعا کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (ایک سفر میں) لوگوں کے توشے کم رہ گئے (یعنی کم ہو گئے) اور خالی ہاتھ ہو گئے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ نحر کرنے کی اجازت لینے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اجازت دے دی۔ اُن لوگوں کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے واقعہ بیان کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اونٹوں کے بعد تمہاری بقاء کیسے ہوگی؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اونٹوں کے نحر ہو جانے کے بعد لوگوں کی بقاء کی صورت کیا ہوگی؟۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں اعلان کر دو بچے ہوئے توشے لے کر حاضر ہوں (سب لے کر آئے) فَدَعَا وَبَرَّکَ عَلَیْہِ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی اور اُس پر برکت ڈالی''۔ پھر برتن منگوائے تو سب لوگوں نے اپنے برتن بھر لئے۔

جب لوگ اپنے برتن بھر کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ [۲]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں''۔

''یہ معجزہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رسالت کی گواہی دی'' (تیسیر الباری جلد ۴ ص ۶۳)۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ

اِس میں اِس طرف اشارہ ہے کہ معجزہ کا ظہور رسالت کی تائید ہے کیونکہ معجزات انبیاء کرام علیہم السلام کی صداقت پر شہادت کے موجب ہوتے ہیں۔ نیز اِس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کھانے پر دُعا کرنا مستحب ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوع روایت ذکر کی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ طَعَامًا فَلْیَقُلِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ یعنی ''جس کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کھانا دے وہ اُس پر یہ دُعا کرے "اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اِس میں برکت عطا فرما"''۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِس حدیث شریف کے باب کا عنوان یوں ذکر کیا: بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَااَکَلَ طَعَامًا یعنی ''جب کھانے کا ارادہ کرے تو کیا دُعا کرے'' اِس کے بعد دوسرے باب کا عنوان یہ ذکر کیا: بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ یعنی ''جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو کیا دُعا کرے''۔ معلوم ہوا کہ طعام کھانے سے پہلے اور اُس کے بعد دُعا کرنا مستحب ہے۔

جو لوگ کھانا آگے رکھ کر دُعا کرنے کو بُرا جانتے ہیں اور کھانا کھا بھی جاتے ہیں۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاد مبارک کو آنکھیں کھول کر پڑھنا چاہیے۔ اگر کھانا آگے رکھ کر دُعا کرنا ناجائز ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھانا آگے رکھ کر برکت کے لئے دُعا نہ فرماتے۔ بات کرنے سے پہلے کچھ پڑھ اور سیکھ لینا چاہیے۔

[۲] بخاری جلد ۱ ص ۳۴۰، تیسیر الباری جلد ۴ ص ۱۰۲، تفہیم البخاری جلد ۴ ص ۴۴۰۔

بغیر علم کے بات کرنا اچھے لوگوں کا کام نہیں اور پھر اگر کھانا آگے رکھ کر دُعا کرنا ناجائز ہے تو پھر کھانا نہیں کھانا چاہیے۔

سماعت کا معجزہ:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے صبح کی نماز کے وقت فرمایا: **یا بلال حدثنی بارجی عمل عملته فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنة' قال ما عملت عملا ارجی عندی انی لم اتطھر طھورا فی ساعة لیل او نھاراً الا صلیت بذلک الطھور ما کتب لی ان اصلی** ۳ ''اے بلال رضی اللہ عنہ مجھے بتلاؤ تم نے اسلام میں سب سے زیادہ امید افزا کونسا نیک عمل کیا ہے کیونکہ میں نے جنت میں تیرے جوتوں کے ٹھپ ٹھپ کی آواز سنی ہے-ا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میں نے اپنے نزدیک اس سے زیادہ پرامید کوئی عمل نہیں کیا البتہ میں نے رات اور دن کے وقت جب بھی وضو کیا مگر اُس وضو سے جو میرے لئے نماز مقدر ہو پڑھتا ہوں (یعنی تحیة الوضو کے نفل پڑھتا ہوں) ۲-

[ا یعنی جیسے تو بہشت میں چل رہا ہے اور تیری جوتیوں کی آواز نکل رہی ہے یہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلا دیا جو آئندہ ہونے والا تھا- علماء کا اِس پر اتفاق ہے کہ اِس دنیا میں رہتے ہوئے بیداری کے عالم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی اور بہشت میں نہیں گیا- آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) معراج کی شب میں وہاں تشریف لے گئے تھے اسی طرح دوزخ کے معائنہ کے لئے بھی''-

۲ '' بلال دنیا میں بطور خادم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے سامان وغیرہ لے کر چلا کرتے تھے ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو دکھلایا کہ بہشت میں بھی ایسے ہی ہوگا۔ اِس حدیث شریف سے بلال کی بڑی فضیلت نکلی اور اُن کا جنتی ہونا ثابت ہوا''- (تیسیر الباری جلد ۲ ص ۳۱۷ امن وعن) ۳

۳ اِس سے معلوم ہوا اپنے بزرگوں کے سامنے اپنے پوشیدہ اعمال کو بیان کرنا ریاکاری میں شامل نہیں ہے- حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے عمل سے ثابت ہوا اگر کوئی مسلمان مکروہ اوقات کے علاوہ تحیة الوضو کے دو نفل ادا کرلے تو بہت بڑی سعادت مندی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہر حدث اصغر کے وقت طہارت کرنے اور اس کے بعد نفل پڑھنے کے سبب جنت میں داخل ہوئے جیسا کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس اِسی وجہ سے تم نے یہ انعام حاصل کیا ہے (م-ا-ی)۔

عظیم معجزہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میرے والد گرامی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور ان پر بہت قرض تھا۔ فرماتے ہیں: **فاستعنت النبی** صلی اللہ علیہ وسلم (میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرض خواہوں کو سمجھا کر کچھ قرض معاف کرا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے یہی چاہا لیکن انہوں نے کچھ معاف نہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: **اذھب فصنف تمرک اصنافاً العجوة علی حدة ، عذق زید علی حدة ثم ارسل الی ففعلت ثم ارسلت الی النبی** صلی اللہ علیہ وسلم **فجاء فجلس علی اعلاہ او فی وسط** ۴ ''ایسا کرو جاؤ اور اپنی کھجوروں کی ایک ایک قسم جدا جدا رکھو، عجوہ ایک جگہ، عذق زید ایک جگہ پھر مجھے بلا بھیج، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر میں نے ایسا ہی کیا بعد ازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشریف لانے کے لئے گذارش کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر یا اُس کے درمیان بیٹھ گئے''۔ پھر فرمایا، ان لوگوں کو کھجوریں تول تول کر دے' میں نے تولنا شروع کر دیا سب

۳ بخاری جلد ۱ ص ۱۵۴' مسلم' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۳۹-۳۳۳' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۲۰۸ جلد ۲ ص ۲۱۳' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۷۲- ۴ بخاری جلد ۱ ص ۲۸۵، تیسیر الباری جلد ۳ ص ۲۲۸، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۱۳، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۱ ص ۴۶۹، تفہیم البخاری جلد ۳ ص ۳۸۶۔

کا قرضہ پورا ادا کر دیا اور دیکھتا ہوں کہ میری کھجوریں اتنی کی اتنی ہیں، کچھ کم نہیں ہوئیں۔ ؎

؎ یہ آپ ﷺ کا کھلا معجزہ تھا۔ پہلے یہ سارے باغ کی کھجور قرض داروں کے قرضہ کو کافی نہ تھی، اس لئے جابرؓ نے چاہا کہ آنحضرت ﷺ سفارش کر کے کچھ قرضہ معاف کرا دیں لیکن قرض خواہوں نے نہ سنا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جابرؓ کا قرض بھی سب ادا کر دیا پھر کھجور جوں کی توں ہی رہی۔

(تیسیر الباری جلد۳ ص۲۲۸ من وعن)

امام بخاری علیہ الرحمہ اسی واقعہ کو دوسری جگہ اس طرح نقل کیا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور اپنے اوپر قرضہ اور چھ بیٹیاں چھوڑ گئے..... جب قرض خواہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو اُس وقت اور تقاضا کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے جب قرض خواہوں کا تقاضا دیکھا تو **اطاف حول اعظمها بيدرا ثلاث مرات ثم جلس عليه** ''تو اُن کھجوروں کے ڈھیروں میں سے جو بڑا ڈھیر تھا آپ ﷺ نے اُس کا تین مرتبہ طواف کیا (اُس کے گرد پھرے) پھر اُس پر بیٹھ گئے''۔ تو فرمایا: **اُدْعُ لِیْ اَصْحَابَکَ فَمَا زَالَ یَکِیْلُ لَھُمْ** ''اپنے قرض خواہوں کو ہمارے پاس لاؤ آپ تول تول کر دیتے رہے'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، یہاں تک کہ **ادی اللہ عن والدی امانته** (اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے والد کا پورا قرضہ ادا کر دیا)..... **حتیٰ انی انظر الی البیدر الذی کان علیه النبی** ﷺ **کانها لم تنقص تمرة واحدة** ؎ ''یہاں تک میں اُس ڈھیر کو دیکھ رہا تھا، جس پر نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے ایسے معلوم ہوتا تھا کہ اُس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی''۔

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے بڑے ڈھیر کے گرد پھرنے اور اس ڈھیر پر بیٹھ جانے کی وجہ سے ایسی برکت دی کہ سب ڈھیر جوں کے توں رہے اور یہ ڈھیر بھی کم نہ ہوا اور قرضہ سب ادا ہو گیا۔ اِس حدیث میں آنحضرت ﷺ کا کھلا معجزہ مذکور ہے''۔ (تیسیر الباری جلد۵ ص۳۱۱ من وعن)

بعض لوگ بزرگوں کو اپنے گھر بلاتے ہیں۔ اُن کی تشریف آوری کو برکت کا باعث سمجھتے ہیں۔ اُن کے بیٹھنے کی جگہ کو مبارک سمجھتے ہیں۔ اُن کی دلیل مذکورہ بالا حدیث شریف ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقبول بندوں کے قدم میں برکت ہے۔

دعائے درویشاں رد بلا — قدم درویشاں رحمت خدا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی کریم ﷺ سے اپنے گھروں میں دو رکعت نفل پڑھواتے اور اُس جگہ کو مصلیٰ بنا لیتے تھے۔

باغ میں چلنے کا معجزہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ جب میرے والد شہید ہوئے اور تیس وسق کھجور ایک یہودی کا قرض چھوڑ گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اُس یہودی سے مہلت مانگی۔ اُس (یہودی ابوشحم) نے مہلت نہ دی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ اُس یہودی سے سفارش کریں۔ خیر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور اُس یہودی سے فرمایا تو ایسا کر قرض کے بدلہ میں اُس کے باغ کی ساری کھجوریں لے لے، وہ نہ مانا۔ آخر آپ ﷺ خود باغ میں تشریف لے گئے، وہاں چلے پھرے پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو کھجور کاٹ کر اُس کا قرض ادا کر۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے لوٹ آنے کے بعد کھجور کاٹی اور یہودی کے تیس وسق پورے دے دیئے اور سترہ وسق کھجور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بچ رہی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اِس واقعہ کا حال سنانے کے لئے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے دیکھا تو نبی کریم ﷺ عصر کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ سنا دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) عمر

؎ بخاری جلد۲ ص۵۸۰، شرح السنۃ جلد۷ ص۴۷، دلائل النبوۃ للبیہقی جلد۶ ص۱۴۹، دلائل النبوۃ ابونعیم ص۴۳۶ حدیث نمبر۳۴۵، مشکوٰۃ ص۵۳۶۔

www.seedharastah.com

(رضی اللہ عنہ) کو اس واقعہ کی خبر دے دو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: **لَقَدْ عَلِمْتُ حِیْنَ مَشٰی فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیُبَارَکَنَّ فِیْھَا** ٦ ''میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا جب آپ ﷺ باغ میں پھر رہے تھے کہ اِس کے میوے میں ضرور برکت ہوگی''۔

''یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔ عرب لوگوں کو کھجور کا جو درخت پُر ہو تو ایسا ہوتا ہے کہ کاٹ کر تولیں، ماپیں، تو اندازہ بالکل صحیح نکلتا ہے۔ سیر دو سیر کی کمی ہو تو یہ اور بات ہے، یہ نہیں ہوسکتا کہ ڈیوڑھے سے زیادہ کا قرض نکلے۔ اگر کھجور پہلے ہی سے زیادہ ہوتی تو یہودی خوشی سے باغ کا سب میوہ اپنے قرض کے بدل قبول کر لیتا مگر وہ میوہ تو تیس وسق سے بھی کم معلوم ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کے وہاں پھرنے اور دُعا کرنے کی برکت سے وہ ۴۷ وسق ہوگیا۔ یہ امر عقل کے خلاف نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے پیغمبر ﷺ سے اِس قسم کے معجزے ظاہر ہوتے رہے ہیں''۔ (تیسیر الباری جلد ۳ ص ۴۱۳ من وعن)

نظر کا معجزہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر میں عیدگاہ کو تشریف لے گئے پھر (نماز پڑھ کر) لوٹے تو لوگوں کو وعظ سنایا اور خیرات کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: **ایھا الناس تصدقوا فمر علی النساء فقال یا معشر النساء تصدقن فانی ارتیکن اکثر اھل النار** ''اے لوگو! خیرات کرو پھر عورتوں کے پاس سے گزرے فرمایا: اے عورتو! تم بھی خیرات کرو کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ دوزخ میں عورتیں بہت ہیں'' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ کس لئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا **تکثرن اللعن و تکفرن العشیر مارایت من ناقصات عقل و دین اذھب لب الرجل الحازم من احداکن یا معشر النساء ثم انصرف فکما صار الی منزلہ** ۷ ''تم اکثر لعنت کرتی ہو اور خاوندوں کی ناشکری تمہارا طریقہ ہے۔ (اے عورتو!) میں نے کم عقل اور ناقص دین والیوں میں تم سے بڑھ کر، ہوشیار آدمی کی عقل کو کھونے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ یہ فرما کر آپ ﷺ گھر کو لوٹے''۔

''ہمارے نبی کریم ﷺ کی نگاہِ نبوت کی کیسی نورانیت ہے کہ جنت اور دوزخ کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور یہ خبرِ غیب بھی سناتے ہیں کہ میں نے دوزخ میں زیادہ عورتیں دیکھی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن آپ ﷺ کو نبی اور رسول مانتے تھے۔ اِسی لئے آپ سرکار ﷺ کے علم و عمل اور اطلاعات غیبیہ پر آنکھیں بند کر کے ایمان لے آتے ہیں۔ آج کچھ ایسے کم فہم کلمہ گو رہ گئے ہیں جو اپنی مسلمانی کے مدعی بھی ہیں اور نبی کریم ﷺ کے علم مبارک اور آپ ﷺ کی دی ہوئی اطلاعات غیبیہ پر جاہلانہ بحث کر کے اپنی آخرت کو برباد بھی کرتے ہیں۔ یاد رہے آپ سرکار ﷺ کی ہر بات کو تسلیم کرنے کا نام ہی اسلام و ایمان ہے۔

دُعا کا معجزہ:

حضرت سعید بن مسیّب اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم کہتے ہو۔ **ان ابا ھریرۃ یکثر الحدیث عن رسول ﷺ** ''کہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) رسول کریم ﷺ سے بہت احادیث مبارکہ بیان کرتا ہے'' اور یہ بھی کہتے ہو کہ مہاجرین اور انصار (رضی اللہ عنہم) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کے برابر کیوں احادیث مبارکہ بیان نہیں کرتے۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وجہ بیان کرتے ہیں) ''میرے مہاجر بھائیوں کو خرید و فروخت دن رات بازار میں مشغول رکھتی ہے''۔ **و کنت الزم رسول اللہ ﷺ علی ملاءِ بطنی فاشھدا اذا غابوا و احفظ اذا نسوا** ''اور میں تو جہاں پیٹ بھر گیا آپ ﷺ کی صحبت میں رہتا ہوں جب وہ غائب ہوتے

٦ بخاری جلد ۱ ص ۳۲۲، تیسیر الباری جلد ۳ ص ۴۱۳، تفہیم البخاری جلد ۳ ص ۶۲۱۔ ۷ تیسیر الباری جلد ۲ ص ۳۹۴، بخاری جلد ۱ ص ۱۹۷۔

www.seedharastah.com

ہیں، میں حفظ کرتا ہوں جب وہ بھول جاتے''۔

اور میرے انصاری بھائی اپنی زمینوں اور باغوں کے کاموں میں رہتے ہیں اور میں صفہ کے مساکین میں سے ایک مسکین تھا، میں یاد کرتا جب وہ بھول جاتے ۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے حدیث پاک بیان کرتے ہوئے فرمایا:- **انہ لن یبسط احد ثوبہ حتی اقضی مقالتی ھذہ ثم یجمع الیہ ثوبہ الا وعی ما اقول۔** ''جوکوئی میری گفتگو پوری ہونے تک اپنا کپڑا پھیلا دے پھر کپڑے کو سمیٹ لے تو اُس کو میری باتیں یاد رہیں گی''۔ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں): **فبسطت نمرۃ علی حتیٰ اذا قضی رسول اللہ ﷺ مقالتہ جمعتھا الی صدری فما نسیت من مقالۃ رسول اللہ ﷺ تلک من شیءٍ** ۸

''میں نے جو ایک کملی اوڑھے ہوئے تھا، بچھا دی اور جب آپ ﷺ گفتگو ختم کر چکے تو میں نے اُس کو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا پھر اس کے بعد جو آپ (ﷺ) نے فرمایا تھا' اُس میں سے کوئی بات نہ بھولا۔'' (تیسیر الباری جلد ۳ ص ۱۷۳)۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر وقت رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر رہتے تھے اور جس قدر میسّر ہوتا۔ آپ ﷺ کی احادیثِ مبارکہ سنتے رہتے اور آپ ﷺ کی برکت اور دُعا سے اُن کو نسیان طاری نہ ہوتا تھا۔ اِس لئے ان کو بہت زیادہ احادیث مبارکہ یاد تھیں''۔

حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ٹانگ کا جڑنا:

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے راویت ہے' فرماتے ہیں' **بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ اَھْطًا اِلٰی اَبُوْ رَافِعٍ** نبی کریم ﷺ نے ابو رافع کی طرف انصار کی ایک جماعت بھیجی۔ ابو رافع نبی کریم ﷺ کو اذیت پہنچاتا تھا اور آپ ﷺ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا۔ حجاز میں اُس کا ایک قلعہ تھا اُس میں رہا کرتا تھا۔ خیر یہ لوگ جب اُس قلعہ کے قریب پہنچے تو سورج ڈوب چکا تھا' لوگ اپنے جانوروں کو چرا کر لوٹ چکے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنے دوستوں سے کہا تم یہاں (قلعہ کے باہر) اس جگہ بیٹھے رہو میں جاتا ہوں اور دربان سے مل ملا کر قلعہ کے اندر جانے کی کوئی تدبیر کرتا ہوں۔ وہ آئے قلعہ کے دروازے پر پہنچ کر کپڑا ڈھانک کر اس طرح بیٹھے جیسے کوئی قضائے حاجت کر رہا ہو۔ قلعہ کے سب لوگ اندر جا چکے تھے۔ اتنے میں دربان نے اُن کو آواز دی اے بندۂ خدا تو اندر آتا ہے تو آ جا میں دروازہ بند کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ سن کر میں قلعہ کے اندر گیا اور چھپ رہا جب قلعہ والے سب اندر آ چکے تو دربان نے دروازہ بند کیا اور کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں (دربان غافل ہو گیا) میں نے اٹھ کر کنجیاں لیں اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا (تا کہ قلعہ سے باہر جانے میں آسانی ہو) ادھر رات کو ابو رافع کے پاس داستان گوئی (قصہ خوانی) ہوتی تھی وہ اپنے بالا خانہ میں بیٹھا تھا جب داستان گو چل دیئے (ابو رافع لیٹ گیا) تو میں بالا خانہ پر چڑھا اور جس دروازے میں گھستا تھا اُس کو اندر سے بند کر لیتا تھا میرا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگوں کو میری خبر ہو جائے جب بھی اُن کے پہنچنے تک (دروازے توڑنے یا کھولنے تک) میں ابو رافع کا کام تمام کر دوں۔ خیر میں ابو رافع تک پہنچا وہ اندھیری کوٹھڑی میں اپنے بال بچوں کے درمیان سو رہا تھا مجھے اس کا ٹھکانہ معلوم نہ ہوا کہ گھر میں یہاں ہے۔ آخر میں نے پکارا ابو رافع۔ اُس نے کہا کون ہے؟ میں اُس کی آواز کی طرف جھکا اور آواز پر تلوار کی ایک ضرب لگائی میرا دل خود دھک دھک کر رہا تھا اس ضرب سے کچھ کام نہ بنا اور ابو رافع چلایا میں کوٹھڑی کے باہر آ گیا تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر کوٹھڑی میں گیا اور میں نے (آواز بدل کر) پوچھا ابو رافع تم چلائے کیوں؟ وہ (مجھے آدمی سمجھ کر) کہنے لگا ارے تیری ماں مرے ابھی ابھی کسی نے اس کوٹھڑی میں مجھ پر تلوار کا وار کیا۔ یہ سنتے ہی میں نے اس پر ایک اور ضرب لگائی اگرچہ اب کے اس کو کاری زخم لگا پر وہ مرا نہیں آخر میں نے تلوار کی دھار اُس کے پیٹ پر رکھی (اور خوب زور لگایا) وہ اس کے پیٹ تک پہنچ گئی جب مجھے

۸ تیسیر الباری جلد ۳ ص ۱۷۳، تفہیم البخاری جلد ۳ ص ۳۱۴، بخاری جلد ۱ ص ۲۷۴، فتح الباری جلد ۴ ص ۳۶۱، عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۶ جز ۱۱ ص ۱۹۱۔

یقین ہوا کہ اب میں نے اُس کو مار ڈالا ہے۔ اُس وقت میں لوٹا ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا سیڑھیوں پر پہنچ کر اترا رہا تھا میں سمجھا زمین آ گئی ہے۔ (چاندنی رات تھی) جب میں نے اپنا پاؤں رکھا تو (پاؤں پھسلنے سے) میں گر گیا اور میری پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ میں نے سر سے پگڑی اتاری اور پگڑی سے (پنڈلی پر) پٹی باندھ دی۔

قلعہ کے باہر آ کر دروازے پر بیٹھ گیا میں نے اپنے دل میں کہا میں یہاں سے اُس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک مجھ کو ابو رافع کی موت کا یقین نہ ہو۔ جب مرغ نے بانگ دی (صبح ہو گئی) اُس وقت قلعہ کی دیوار پر موت کی خبر دینے والا کھڑا ہوا پکارنے لگا لوگو ابو رافع حجاز کا سوداگر مر گیا ہے۔ یہ سنتے ہی میں اپنے دوستوں کی طرف چلا اور اُن سے کہا جلدی چلو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ابو رافع کو قتل کرا دیا۔ پھر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری دی۔ (اپنی پوری کاروائی کی) آپ ﷺ کو رپورٹ پیش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: **اُبْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُّ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ** ۹

اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا آپ (ﷺ) نے اُس پر اپنا (نورانی) ہاتھ (مبارک) پھیرا تو گویا میں نے کبھی اس کی شکایت نہ کی تھی (آپ ﷺ کے ہاتھ پھیرنے میں میری ٹانگ جڑ گئی)۔

خالی کنواں پانی سے بھر گیا:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حدیبیہ کے دن ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ چودہ سو افراد موجود تھے حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم نے اُس کا سارا پانی نکال لیا۔ یہاں تک کہ اُس میں ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ یہ خبر نبی کریم ﷺ کو پہنچی۔ نبی کریم ﷺ اُس کنویں پر تشریف لائے۔ اُس کے کنارے پر بیٹھے پھر **دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا** ۱۰ ''پانی کا برتن منگوایا وضو فرمایا پھر کلی (شریف) کی اور دُعا فرمائی پھر وہ پانی کنویں میں ڈال دیا''۔ بعد (ازیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) فرمایا: کچھ دیر کے لئے کنویں کو چھوڑ دو (تھوڑی دیر کے بعد پانی لینے کی اجازت دی گئی) پھر لوگ اپنے آپ کو اور اپنی سواریوں کو سیراب کرنے لگے حتیٰ کہ وہاں سے کوچ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک برتن میں وضو اور اس میں کلی شریف کی پھر اُس برتن پر برکت کی دُعا فرمائی اور یہ برکت والا پانی حدیبیہ کے کنویں میں ڈال دیا گیا کہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے آپ ﷺ نے وضو کے علاوہ خصوصی برکت کے لئے علیحدہ کلی فرمائی تھی۔ پھر فرمایا متبرک پانی ڈالتے ہی کنویں سے پانی نہ نکالنا کچھ دیر ٹھہر جانا۔ محبوب کے جلوے مختلف ہیں کبھی فوراً تاثیر کبھی کچھ ٹھہر کر تاثیر۔ اس معجزہ کے بعد یہ کنواں پھر ہمیشہ بھرا رہا کبھی خشک نہ ہوا۔

عظیم الشان محفل میلاد النبی ﷺ

بسلسلہ ذکر حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی ص

بمقام: جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق (بلاک C-1، گجر پورہ سکیم لاہور)

بتاریخ: 6 مئی بروز اتوار
بوقت: صبح 11:00 تا نمازِ ظہر

تمام برادرانِ طریقت اور عوام النّاس کو شرکت کی دعوت ہے۔ خواتین کے لئے با پردہ انتظام ہے۔

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دینِ اسلام (رجسٹرڈ) لاہور
977-A بلاک بی III، گجر پورہ سکیم لاہور۔

۹ بخاری حدیث نمبر ۳۰۲۲-۴۰۴۰-۴۰۳۹، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۱۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۸۷۶، دلائل النبوۃ جلد ۴ ص ۳۸ کنز العمال حدیث نمبر ۲۹۳۵۹۔
۱۰ بخاری حدیث نمبر ۴۱۵۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۸۸۳، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۲۱، مرآۃ جلد ۸ ص ۱۸۲، مسند احمد جلد ۴ ص ۲۹۰۔

غوث الثقلین حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

(حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

آپ کی ولادت ۴۷۰ ہجری اور ایک دوسری روایت میں ۴۷۱ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی عمر مبارکہ کے ابتدائی ۳۳ برس درس وتدریس اور فتویٰ دینے میں گزرے اور چالیس سال مخلوق خدا کی رشد وہدایت اور نصیحت میں صرف ہوئے اور نوے سال کی عمر پا کر سن ۵۶۱ ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔

سن ۴۸۸ ہجری میں جب کہ آپ کی عمر مبارک اٹھارہ سال کی تھی۔ آپ بغداد میں تشریف لائے' اور اُس وقت کے شیوخ' ائمہ کرام بزرگان دین اور محدثین کی خدمت کا قصد فرمایا۔ اوّل قرآن کریم کو روایت ودرایت اور تجوید وقرأت کے اسرار ورموز کے ساتھ حاصل کیا اور زمانہ کے بڑے محدثین اور اہلِ فضل وکمال ومستند علمائے کرام سے سماع حدیث فرما کر علوم کی تحصیل وتکمیل فرمائی حتیٰ کہ تمام اصولی' فروعی' مذہبی اور اختلافی علوم میں علمائے بغداد پر سے ہی نہیں بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے علماء سے سبقت لے گئے اور آپ کو تمام علماء پر فوقیت حاصل ہوگئی اور سب نے آپ کو اپنا مرجع بنالیا۔

اِس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو مخلوق کے سامنے ظاہر فرمایا۔ آپ کی نہ ختم ہونے والی محبت عوام وخواص کے دلوں میں ڈال دی اور آپ کو قطبیت کبریٰ اور ولایت عظیمہ کا مرتبہ عطا فرمایا' حتیٰ کہ تمام عالم کے تمام فقہاء علماء' طلباء اور فقراء کی توجہ آپ کے آستانہ کی جانب ہوگئی' حکمت ودانائی کے چشمے آپ کی زبان سے جاری ہوگئے۔

علم کا درجہ کمال:

ایک دن آپ کے اجتماع میں کسی قاری نے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھی آپ نے اُس کی ایک تفسیر بیان کی پھر دوسری پھر تیسری حتیٰ کہ حاضرین کے علم کے مطابق گیارہ تفسیریں بیان کیں' پھر دوسری تفاسیر کو شروع فرمایا حتیٰ کہ چالیس تفسیریں بیان فرمائیں اور ہر تفسیر کی سند متصل اور دلیل اور ہر دلیل کی ایسی تفصیل بیان فرمائی کہ اہل اجتماع غریق حیرت وتعجب ہوگئے۔

حکایت:

مشہور ہے کہ حضور غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ تمام علمائے عراق کے مرجع بلکہ تمام دنیا کے طالبانِ علم کے مرکز تھے۔ اطرافِ عالم سے آپ کے پاس فتاویٰ آتے تھے جن کا غور وفکر اور مطالعہ کتب کے بغیر فوراً آپ صحیح جواب لکھتے' بڑے سے بڑے متبحر عالم کو آپ کے خلاف ذرا سا بھی لکھنے یا کہنے کی مجال نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ عجم سے آپ کے پاس فتویٰ آیا جس میں تحریر تھا ''سادات علماء اِس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے یہ قسم کھائی ہے کہ اگر وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایسی عبادات نہ کرے کہ افراد انسانی میں سے کوئی بھی کسی بھی جگہ اُس عبادت میں اُس کا شریک نہ ہو تو اُس کی عورت کو تین طلاقیں۔ اب بتایئے کہ یہ شخص کون سی ایسی عبادت کرے جس سے اس کی قسم نہ ٹوٹے''۔ اِس کا جواب لکھنے سے عراق وعجم کے تمام علماء عاجز ہوگئے تو آپ کے سامنے یہ فتویٰ پیش ہوا' آپ نے فوراً غور وفکر کے بغیر فرمایا کہ اِس کے لئے خانہ کعبہ کو طواف کرنے والوں سے خالی کرالیا جائے' پھر یہ شخص تنہا طواف کے سات چکر کرے تو اِس کی قسم نہ ٹوٹے گی کیونکہ خانہ کعبہ کا طواف ایسی عبادت ہے کہ اُس وقت انسانوں میں سے کوئی بھی اُس کا شریک نہ ہوگا۔

فجر کی نماز عشاء کے وضو سے:

چالیس سال تک آپ نے فجر کی نماز عشاء کے وضو سے ادا کی ہے۔

مقام غوث الثقلین رضی اللہ عنہ:

آپ خود فرماتے ہیں کہ پندرہ سال تک میرا یہ حال رہا کہ نمازِ عشاء کے بعد قرآن مجید اِس طرح شروع کرتا کہ ایک پاؤں پر کھڑا ہو جاتا اور ایک ہاتھ سے دیوار کی میخ پکڑ لیتا' تمام

شب اِسی حالت میں رہتا حتیٰ کہ صبح کے وقت قرآن کریم ختم کر دیتا' تین دن سے چالیس دن تک بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ نہ کھانے پینے کو کچھ ملا نہ سونے کی نوبت آئی۔

شیطان کا حملہ:

جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے شیخ ضیاء الدین ابونصر موسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم حضور غوث پاک رحمہ اللہ تعالیٰ سے خود سنا ہے' فرماتے تھے ایک سفر کے دوران میں ایسے بیابان میں پہنچا جہاں پانی کا نام و نشان تک نہ تھا' چندروز میں نے وہاں قیام کیا لیکن پانی ہاتھ نہ آیا' جب پیاس کا غلبہ ہوا تو اللہ عزوجل نے بادل کا ایک ٹکرا بھیجا' جس نے میرے اوپر سایہ کرلیا اور اُس میں سے کچھ قطرات ٹپکے جنہیں پی کر تسکین ہوئی' اِس کے بعد اچانک ایک روشنی ظاہر ہوئی جس نے پورے آسمان کا احاطہ کرلیا' پھر اِس میں سے ایک عجیب وغریب شکل نمودار ہوئی اور آواز آئی کہ اے عبدالقادر میں تیرا پروردگار ہوں جو دوسروں پر میں نے حرام کیا وہ تیرے اوپر حلال کرتا ہوں لہٰذا جو دل چاہے کر اور جو دل چاہے لے' میں نے کہا' **اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم** اے ملعون دور ہو کیا بک رہا ہے۔ اچانک وہ روشنی تاریکی سے بدل گئی اور وہ صورت دھواں بن کر کہنے لگی کہ اے عبدالقادر (رحمہ اللہ تعالیٰ) تم احکام خداوندی (یعنی شریعت) کے جاننے والے احوال ومنازل سے واقف ہونے کی وجہ سے مجھ سے بچ گئے' میں نے ایسے ہی ہتھکنڈوں اور ترکیبوں سے ستر اہل طریقت کو ایسا گمراہ کر دیا ہے کہ کہیں کا نہ چھوڑا' بھلا یہ کونسا عمل وہدایت ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمایا ہے میں نے کہا کہ یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل ہے اور وہی ابتداء وانتہا میں ہدایت فرماتا ہے۔

آپ کی مجلس وعظ میں چار سو اشخاص قلم دوات لے کر بیٹھتے اور جو کچھ سنتے اُس کو لکھتے رہتے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شروع زمانے میں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ مجھے وعظ کہنے کا حکم فرما رہے ہیں اور میرے منہ میں انہوں نے اپنا لعاب دہن ڈالا' بس میرے لئے ابواب سخن کھل گئے۔

غوث اعظم کے ہاتھ پر توبہ:

آپ کی مجلس وعظ میں یہود ونصاریٰ وغیرہ جو آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے اور ڈاکو' قزاق' اہل بدعت اور مذہب واعتقاد کے وہ کچے لوگ بھی اپنی بداعمالیوں سے آپ کے سامنے توبہ کر چکے تھے ایسے لوگوں سے خالی نہ رہتی تھی' پانچ سو سے زیادہ یہود ونصاریٰ اور لاکھوں سے زیادہ دوسرے لوگ آپ کے ہاتھ پر توبہ کر چکے اور اپنی بدعملیوں سے باز آچکے تھے۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اخلاق مبارکہ:

آپ کے اخلاق وعادات **انک لعلی خلق عظیم** کا نمونہ اور **انک لتھدی الی صراط مستقیم** کا مصداق تھے' آپ اتنے عالی مرتبت' جلیل القدر وسیع العلم ہونے اور شان وشوکت کے باوجود کمزور اور غریبوں میں بیٹھتے' فقیروں کے ساتھ تواضع سے پیش آتے' بڑوں کی عزت' چھوٹوں پر شفقت فرماتے' سلام کرنے میں پہل کرتے اور طالب علموں اور مہمانوں کے ساتھ کافی دیر بیٹھتے' بلکہ اُن کی غلطیوں اور گستاخیوں سے درگزر فرماتے' اگر آپ کے سامنے کوئی جھوٹی قسم بھی کھاتا تو آپ اُس کا یقین فرمالیتے اور اپنے علم وکشف کو ظاہر نہ فرماتے' اپنے مہمان اور ہم نشین سے دوسروں کی بہ نسبت انتہائی خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے' آپ کبھی نافرمانوں' سرکشوں' ظالموں اور مالداروں کے لئے کھڑے نہ ہوتے نہ کبھی کسی وزیر وحاکم کے دروازے پر جاتے' یہاں تک کہ اُس وقت کے بزرگوں میں سے کوئی بھی حسنِ خلق' وسعتِ قلب' کرمِ نفس' مہربانی اور وعدے کی پاسداری میں آپ کی برابری نہیں کرسکتا تھا۔

فقیروں کے حاجت روا:

آپ نے ایک روز ایک فقیر کو پریشانی کی حالت میں ایک کونے میں بیٹھا ہوا دیکھا۔ دریافت فرمایا کہ کس خیال میں ہو اور کیا حال ہے؟ عرض کیا کہ میں دریا کے کنارے گیا تھا' ملاح کو دینے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں تھا کہ کشتی میں بیٹھ کر پار اتر جاتا' ابھی اس فقیر کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک شخص نے تیس اشرفیوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی آپ کی نذر کی' آپ نے وہ تھیلی فقیر کو دے کر فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور جتنے پیسے ملاح کو چاہییں اُسے بھی دے دو۔

عبدالقادر جیلانی بڑے بارونق ہنس مکھ' خندہ رو' بڑے شرمیلے' وسیع الاخلاق' نرم طبیعت کریم الاخلاق' پاکیزہ اوصاف اور مہربان و شفیق تھے' جلیس کی عزت کرتے اور مغموم کو دیکھ کر امداد فرماتے ہم نے آپ جیسا فصیح و بلیغ کسی کو نہیں دیکھا۔

جذبہ ایثار و اخلاص:

خلوص و ایثار ہی وہ صفات ہیں جو فی الحقیقت انسان کو انسان بنا دیتی ہیں۔ خلوص کے یہ معنی ہیں کہ جو کام کیا جائے اُس میں اپنی کوئی ذاتی غرض شامل نہ ہو اور جذبہ للّٰہیت کامل طور پر کارفرما ہو۔ فرض کو فرض ہی سمجھ کر کرنا چاہیئے۔

ایثار یہ ہے کہ اپنے مفاد کے اوپر دوسروں کے مفاد کو مقدم رکھا جائے۔ درس گاہِ نبوت کے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اندر خلوص و ایثار کی وہ ضوفشانیاں پیدا ہوگئی تھیں کہ شدید حاجت ہونے کے باوجود اگر کوئی بھوکا دروازہ پر آ جاتا تو سارے کا سارا اٹھا کر اُسے دے دیا اور خود بھوکے رہ گئے۔ دوسرے کی ضرورت کے مقابلہ میں اپنی ضرورت کو قطعی اہمیت نہ دیتے تھے۔

تاریخِ اسلام کا ایک اہم ترین واقعہ ہے کہ جنگ یرموک میں ایک مجاہد صحابی زخموں سے چور ہو کر زمین پر گر پڑے' شدت تشنگی سے مغلوب ہو کر پانی مانگا۔ ایک شخص پانی لے کر پہنچے ہی تھے کہ دوسری جانب سے العطش کی آواز آئی۔ سنتے ہی فرمایا کہ پہلے انہیں پلاؤ۔ اُن کے قریب گئے ابھی گلاس لبوں تک پہنچا ہی تھا کہ تیسری طرف سے بھی العطش کی آواز آئی۔ فوراً منہ سے گلاس ہٹا کر فرمایا پہلے اُن کو پلا آؤ۔ اِس طرح سات آوازیں آئیں ساتویں صحابی کے قریب چھٹے مجروح تڑپ رہے تھے۔ انہوں نے اصرار کے ساتھ کہا پہلے انہیں پلا آؤ۔ یہ اُدھر جو آئے انہیں واصل بحق پایا دوبارہ پلٹ کر اُدھر گئے تو وہ بھی شہادت کے چھلکتے ہوئے جام سے سیراب ہو چکے تھے غرض کہ ساتوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیاسے ہی اِس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اللہ اللہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتنے بے نفس تھے۔ اِن قدسی صفات انسانوں میں کتنا پاکیزہ جذبہ پیدا ہو گیا تھا اُن کے دلوں میں کس حد تک انسانی درد جگہ پا چکا تھا۔ قرآن عظیم کے اندر وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ میں اِن بے نفس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اِسی صفت ایثار کی تعریف کی گئی ہے۔ مطیع پیروکار تھے اور آپ کی مقدس زندگی میں بھی خلوص و ایثار کے یوں ہی جلوے نظر آتے ہیں۔

ہمدردی اور شفقت:

مخصوصین و مریدین کے اوپر شفقت و رحمت کا پوچھنا ہی کیا ہے مجلس کے حاضر باش حضرات میں سے کوئی بھی شخص نظر نہ آتا تو نمایاں طور سے چہرے پر فکر و تشویش کا اظہار ہوتا تھا۔ بار بار اُس کے بارے میں پوچھتے، خادم سے فرماتے جا کر معلوم کرو کہیں کسی پریشانی میں تو نہیں مبتلا ہو گیا۔ طبیعت تو خراب نہیں ہوگئی ہے جب تک اُس کی خیریت نہ معلوم فرما لیتے' مطمئن نہ ہوتے اگر وہ شخص بیمار ہوتا اور اُس کی علالت کی خبر آپ کو ملتی تو اُس کی عیادت کو تشریف لے جاتے۔ اپنی تمام زندگی میں اپنے حلقہ بگوشوں اور اپنی بارگاہ کے تمام حاضر باش حضرات میں سے جس کسی کی بھی علالت کی خبر پاتے تو ضرور اُس کی عیادت کو تشریف لے جاتے اور بہت قریب جا کر بیٹھتے تھے۔ دیر تک اطمینان و تسلی بخش باتیں کرتے اور ہمدردی کا اظہار فرماتے تھے۔

(باقی صفحہ نمبر ۲۰ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

درس حدیث شریف

از قلم: صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی (متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

عَنْ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم) اُس شخص پر رحمت نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا''۔ [1]

رحمت' کسی پر بلا استحقاق مہربانی کرنا ہے۔ رحمت دو قسم کی ہوتی ہے' رحمتِ عامہ اور رحمتِ خاصہ۔ جب ہم کہیں گے جو شخص کسی پر رحم نہیں کرے گا تو مراد عامہ اور خاصہ دونوں ہی ہیں مگر جب یہ کہا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس شخص پر رحمت نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا تو مطلب یہ ہوگا اللہ تبارک وتعالیٰ اُس پر خاص اور کامل رحمت نہیں فرماتا۔ اِس لئے کہ عمومی طور پر ربّ ذوالجلال والاکرام ہر شخص پر رحمت فرماتا ہے' چاہے مسلمان ہے یا کافر' چاہے متقی ہے یا فاسق وفاجر کیونکہ کوئی شخص ربِّ ذوالجلال والاکرام کی رحمت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ وہ سارے جہانوں کا رب ہے اور سارے جہانوں کے لئے مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ زیرِ بحث اِس حدیث شریف میں ''النّاس'' کا لفظ عام ہے جس میں ہر قسم اور کردار کا انسان شامل ہے۔ بلاشبہ رحم سب کا حق ہے۔

کافر' مشرک اور فاسق وفاجر اور ظالم پر رحم یہ ہے کہ اُس کو اِسلام کی دعوت دی جائے کفر وشرک کی برائی اُس کے سامنے بیان کی جائے تا کہ اُس کا دل ایمان کی طرف مائل ہو اور وہ دولت ایمان کے نور سے اپنے سینے کو منور کر سکے' ابدی عذابِ نار سے بچ جائے اور سچا مسلمان بن جائے۔

فاسق وفاجر سے ہمدردی اور مہربانی یہ ہے کہ اُس کو فسق وفجور سے روکا جائے۔ فسق وفجور کے دنیوی اور اُخروی نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔ تا کہ وہ صراطِ مستقیم اپنا کر معاشرے کا اچھا فرد بن سکے۔

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم ﷺ نے فرمایا: **اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوْسُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِىْ قُرْبٰى وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ** [2]

''جنتی تین لوگ ہیں۔

(۱) وہ حاکم جو عدل والا' صدقہ والا اور توفیق والا ہو۔ یعنی جسے اللہ تبارک وتعالیٰ حکومت عطا فرمائے تو وہ لوگوں کے ساتھ بھلائی اور اچھا سلوک کرے۔

(۲) وہ شخص جو ہر قرابت والے پر رحم دل اور نرم دل ہو یعنی عوام النّاس پر عموماً اور اپنے عزیزوں قرابت داروں پر خصوصاً مہربان ہو۔

(۳) وہ مسلمان جو پاک دامن' سوال کرنے سے بچنے والا اور عیال دار ہو''۔

اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کیا آپ ﷺ بچوں کو چومتے ہیں؟ ہم تو نہیں چومتے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **اَوَ اَمْلِکُ اَنْ نَّزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَةَ** [3] ''کیا میں تیرے لئے اِس کا مالک ہوں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے تیرے دل سے رحم نکال لیا ہے'' یعنی تم لوگوں کا اپنے بچوں کو نہ چومنا اِس لئے ہے کہ ربِّ تعالیٰ نے تمہارے دِلوں سے رحم وکرم

[1] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۴۷، مرقاۃ جلد ۹ ص ۱۶۱، مسند احمد جلد ۴ ص ۳۵۸، ترمذی حدیث نمبر ۱۹۲۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۶۶۵، بخاری حدیث نمبر ۷۳۷۶، مسلم حدیث نمبر ۲۳۱۹، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۵۶، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۹ ص ۴۱، الادب المفرد حدیث نمبر ۹۶، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۲ ص ۱۶۰، حدیث نمبر ۴۹۴۸، کنز العمال حدیث نمبر ۵۹۹۰، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ ص ۹۴ [2] مسند احمد جلد ۴ ص ۲۶۶، مسلم حدیث نمبر ۲۸۶۵، الترغیب والترھیب جلد ۳ ص ۱۶۷، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۱۰ ص ۸۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۱۶۰، مرقاۃ جلد ۹ ص ۱۷۲ [3] شرح السنۃ جلد ۶ ص ۴۴۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۴۸، کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۴۲۲، بخاری حدیث نمبر ۵۹۹۸، مسلم حدیث نمبر ۲۳۱۸، ۲۶۲۹، ترمذی حدیث نمبر ۱۹۱۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۶۶۹، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۳۔

نکال دیا ہے جن کے دلوں سے رب العالمین رحم نکال دے اُن کے دِل میں ہم رحمت وکرم کس طرح ڈالیں۔ رسول کریم ﷺ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے دروازہ ہیں۔

اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میرے پاس ایک عورت آئی اُس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں وہ مجھ سے کچھ مانگتی تھیں۔ میں نے اُس عورت کو ایک چھوہارا دیا۔ اُس عورت نے وہ اپنی لڑکیوں کو آدھا آدھا دے دیا۔ اُس میں سے خود نہیں کھایا۔ پھر اُٹھی اور چلی گئی پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: **مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ ھٰذِہِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْھِنَّ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ** ۴ ''جو کوئی بیٹیوں سے آزمایا گیا وہ اُن سے اچھا سلوک کرے تو وہ بیٹیاں اُس کے لئے دوزخ کی آگ سے آڑ ہو جائیں گی مگر شرط یہ ہے کہ اُن پر گھبرائے نہیں، اُن سے اچھا سلوک کرے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: **خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ** ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے مخلوق پیدا فرمائی'' تو رحم اُٹھ کھڑا ہوا پھر اُس نے رحمان کا دامن پکڑ لیا۔ ربِّ ذوالجلال نے پوچھا: کیا بات ہے؟ عرض کیا لوگ مجھے قطع کریں گے تو خالق کائنات نے فرمایا: کیا تو اِس سے راضی نہیں کہ: **اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکَ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکَ** ۵ ''جو تجھے جوڑے گا میں اُسے جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اُسے توڑوں گا''۔ رحم بولا ہاں! ''اے رب'' تو ربِّ کائنات نے فرمایا ایسا ہی ہوگا۔''

جو شخص قطع رحمی کرے اور دوسری عبادات بھی کرتا رہے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور جو قطع رحمی نہیں کرے گا، اللہ کریم اُس سے درگزر فرمائے گا اُسے اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا بلکہ اُسے دنیا ہی میں اور اچھے کاموں کی توفیق ملے گی۔ قطع رحمی گناہ کبیرہ ہے۔ صلہ رحمی کے بہت درجے ہیں۔

جو لوگ اپنے قرابت داروں پر رَحم کرتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ اُن پر رحمت فرماتا ہے۔ والدین کے ساتھ اور اُن کے رشتہ داروں کے ساتھ رحمت سے پیش آنا اور نسبی رشتوں کا خیال رکھنا جس طرح دنیا میں یہ رشتے قائم رکھنا ضروری ہے۔ رشتہ داروں کے مرنے کے بعد بھی سلسلۂ رحمت جاری رکھنے کا حکم ہے۔

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص آیا اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا میرے والدین کی بھلائیوں میں سے کوئی بھلائی ہے جو میں اُن کے مرنے کے بعد کروں؟ تو آقا کریم ﷺ نے فرمایا: **نَعَمِ الصَّلَاۃُ عَلَیْھِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمَا وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا مِنْ بَّعْدِھِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا** ۶ ''ہاں! اُن کے لئے نماز جنازہ، اُن کی بخشش کی دُعا، اُن کے بعد اُن کے وعدے پورے کرنا، اُن کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا'' اِس میں بہن بھائی، چچا، ماموں، پھوپھی، خالہ سبھی داخل ہیں نیز اُن کے دوستوں کا احترام کرنا۔ احترام میں تعظیم واکرام بھی داخل ہے اور اُن کی خدمت اور اُن پر مال خرچ کرنا بھی شامل ہے۔ بیٹا باپ کے دوستوں اور ماں کی سہیلیوں سے بھی رحمت بھرا سلوک کرے۔

رحمت بھرا سلوک تو درجات کی بلندی کا بہت بڑا ذریعہ

۴ مرقاۃ جلد ۹ ص ۱۶۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۴۹، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۲۱۰، ترمذی حدیث نمبر ۱۹۱۵، مسلم حدیث نمبر ۲۶۲۹، بخاری حدیث نمبر ۵۹۹۵، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۷ ص ۳۸۷، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۶۶، کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۳۶۳، قرطبی جلد ۵ جز ۱۰ حدیث نمبر ۱۸، جلد ۷ جز ۱۴ حدیث نمبر ۸۱، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۴۳۱۔ ۵ شرح السنۃ جلد ۶ ص ۴۳۶، بخاری حدیث نمبر ۵۹۸۷، مسلم حدیث نمبر ۶۵۵۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۹۱۹، مرقاۃ جلد ۹ ص ۱۴۰۔ ۶ ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۴۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۱۴۔ ۳۲۲۴، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۹۷، مرقاۃ جلد ۱ ص ۱۵۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۳۶، مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۱۴۴، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۲۳۔

ہے۔ نظرِ رحمت کا درجہ انسانی سوچ سے بھی بالا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم ﷺ نے فرمایا: **مَامِنْ وَلَدٍ بَارٌ یَنْظُرُ اِلٰی وَالِدَیْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّاکَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِکُلِّ نَظْرَةٍ حُجَّةً مَبْرُوْرَةً قَالُوْا: وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ** ؎ ''اپنے والدین سے نیکی کرنے والا بیٹا جب اپنے ماں باپ کو ایک مرتبہ نظرِ رحمت سے دیکھے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) ایک نظرِ رحمت کے بدلہ میں اُس کے لئے ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر ایک دن میں سو مرتبہ دیکھے تو فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ بہت بڑا ہے'' یعنی اے پوچھنے والے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا پر تعجب نہ کر اگر تو دن میں سو بار اپنے والدین کو نظرِ رحمت سے دیکھے گا تو تجھے ہزار حج مقبول کا ثواب ملے گا۔ خیال رہے کہ یہ تو اپنے ماں باپ سے محبت کا ثواب ہے جنہوں نے ہم کو جنم دیا۔ جس ماں نے نبی آخر الزماں محبوب کائنات ﷺ کو جنم دیا اُس ماں حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا اور والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے محبت کا کتنا ثواب ہو گا۔ اور جنہوں نے نورِ ایمان کی نگاہوں سے نبی کریم ﷺ کا دیدار کیا' اُن کی عظمتوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

قارئین کرام ہمیں ایمان کے نور کی روشنی میں انسانیت پر رحم اور شفقت بھرے انداز زندگی کو اپنانے کی جو تعلیم نبی کریم ﷺ اور ہمارے ربِّ کریم جل وعلا نے عطا فرمائی ہے۔ اُس پر عمل پیرا ہونے سے ہماری زندگی بھی خوبصورت ہوگی اور آخرت بھی سنورے گی۔

لہٰذا انسانی اقدار کو پہنچاتے ہوئے ہمیں انسانیت کی فلاح و بہبود اور بھلائی کے لئے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اِس میں جو بوئیں گے آخرت میں وہی کاٹ لیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ ربِّ کریم ہمیں صحیح انسان اور سچا مسلمان بنائے۔ تاکہ ہم دوسروں کے لئے صحیح نمونہ زندگی پیش کر سکیں۔ آمین!

؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۴۴، مرقاۃ جلد ۹ ص ۱۵۹، کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۵۴۵۔

(صفحہ نمبر ۱۷ کا بقیہ)

احباب میں سے ایک شخص بغداد مقدس سے کافی فاصلے پر ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ بیمار پڑے آپ کو اُن کی علالت کی خبر ملی تو آپ سفر کی تمام دشواریاں برداشت کر کے اُس گاؤں میں اُن کی عیادت فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اتفاق سے اُس وقت گھر کے بجائے وہ اپنے کھجوروں کے باغ میں لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے باغ میں جا کر عیادت فرمائی اُس کے باغ میں دو درخت ایسے تھے جو خشک ہو گئے تھے اور صاحبِ باغ اُن کے کٹوانے کا ارادہ کر چکے تھے۔ دورانِ گفتگو میں اُس کا ذکر آیا آپ نے اُن درختوں میں سے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر وضو کیا اور دوسرے کے نیچے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اِس کے بعد ہفتہ کے اندر ہی اُن درختوں میں دوبارہ زندگی آ گئی اور شاداب ہو کر بکثرت پھلنے لگے۔ روایت کی شہادت یہ ہے کہ آپ کی تشریف آوری ایسی برکت کا باعث بنی کہ اُن کے کاروبار میں بھی کافی ترقی ہوگئی۔

تبصرہ کتب

نعتیہ کلام:

مرتبہ: صلاح الدین سعیدی

یہ گلدستہ نعت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت بھی ہے بزرگان دین کے افکار کی ترویج بھی ہے اور ثناء خواں حضرات کے لئے ایک تحفہ بھی۔ ہدیہ: درج نہیں

ملنے کا پتا: مدنی بک سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

رشوت کی مذمت:

از قلم: محمد صلاح الدین سعیدی

رشوت ایک ایسی لعنت ہے جس نے جسدِ ملت کو لاغر اور کمزور کر دیا ہے موصوف نے رشوت جیسی لعنت کی بُرائی مستند انداز میں بیان کی ہے۔ ہدیہ: دعائے خیر۔

ملنے کا پتا: ادارہ محمدیہ ۱۳۔ ایم۔ ای۔ ٹی 2 مغل پورہ لاہور۔

محبت رسول ﷺ ہر عبادت کی اصل ہے

(نشری تقریر)

از: منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ [1]

’’اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) فرما دیجئے، اگر تم اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اور (جب تم میری پیروی کرو گے تو) اللہ (تبارک وتعالیٰ) نہ صرف یہ کہ تم سے محبت فرمائے گا بلکہ تمہارے گناہ بھی بخش دے گا کیونکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) بخشش فرمانے والا، بڑا مہربان ہے۔‘‘

اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت رسول کریم ﷺ کی محبت اور پیروی کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی محبت رسول کریم ﷺ کی محبت میں رکھی ہے اور رسول کریم ﷺ سے محبت مخلوق میں سب سے زیادہ ہونی چاہیے۔

رسول کریم ﷺ کا ارشادِ عظیم ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ [2] ’’تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اُس کے نزدیک اُس کے والدین، اولاد اور سب لوگوں میں زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔‘‘

آپ ﷺ کی محبت ہی ایمان ہے۔ جب کوئی بندہ کامل مومن ہوجاتا ہے تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت میں پختہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ [3] ’’اور ایمان والے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی محبت میں بہت سخت یعنی پختہ ہوتے ہیں۔‘‘

ایمان والوں کے دِلوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت رسول کریم ﷺ کے وسیلے سے قائم ہوتی ہے۔

ربِ ذوالجلال والاکرام نے دستورِ محبت بیان فرماتے ہوئے، سورۂ توبہ میں ارشاد فرمایا ہے:۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ [4]

’’(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) فرما دیں تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان، یہ چیزیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے (پیارے) رسول (ﷺ) اور اُس کی راہ میں جہاد میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اپنا حکم لائے۔‘‘

محبت کے درجے:

محبت کے تین درجے ہیں:

(۱) زبانی (۲) قلبی (۳) روحانی

رسول کریم ﷺ کی محبت محض زبانی کافی نہیں بلکہ آپ ﷺ سے قلبی اور روحانی محبت بھی ہونی چاہیے۔ رسول کریم ﷺ کی محبت ہر عبادت کی اصل ہے۔ رسول کریم ﷺ کی محبت کے بغیر ہر عمل بے نور ہے۔

علامہ اقبال علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:۔

---

[1] آل عمران: ۳۱۔ [2] بخاری جلد اص ۶، مشکوٰۃ ص ۱۲، مرقاۃ جلد اص ۱۳۸، مسلم حدیث نمبر ۴۴، نسائی حدیث نمبر ۵۰۱۳۔ [3] البقرہ: ۱۶۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۷، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۰۷، مصنف عبدالرزاق حدیث ۲۰۳۳۱، مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۶۴۸۶۔ [4] التوبۃ: ۲۴۔

مغزِ قرآں روحِ ایماں جانِ دین
ہست حُبِ رحمۃ للعالمین

رسول کریم ﷺ کی محبت میں وہی شخص کامل اور سچا ہے جس پر محبت کی علامت ظاہر ہو، نبی کریم ﷺ کی محبت کی علامت یہ ہے کہ ایک مسلمان اپنی خواہش نفسانی کے مقابلہ میں اِس اَمر کو ترجیح دے جس کو آپ ﷺ نے مشروع قرار دیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اِس سلسلہ میں رسول کریم ﷺ کا اِرشادِ مبارک بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا:- یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَ تُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَابُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ [۵] ''اے میرے بیٹے! اگر تم اِس بات پر قادر ہو کہ دن رات ایسے حال میں رہو کہ تمہارے دِل میں کسی کے بارے میں حسد وکھوٹ نہ ہو تو اِیسا کر۔ پھر فرمایا: اے میرے بیٹے یہ میری سنّت ہے اور جس نے میری سنّت سے محبت کی اُس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔

تاریخ اِسلام رسولِ کریم ﷺ کی محبت کی سچائی اور سچی حقیقی داستانوں سے بھری ہوئی ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو رسول کریم ﷺ سے بہت محبت تھی۔ اُنہیں رسول کریم ﷺ کو دیکھے بغیر چین وقرار نہیں آتا تھا۔ ایک روز خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو چہرہ کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ غم کے آثار نمودار تھے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ثوبان! تیرا رنگ بدلا ہوا ہے، خیر ہے؟ تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے کوئی تکلیف یا مرض لاحق نہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ جب مجھے آپ ﷺ کی زیارت نہیں ہوتی تو مجھ پر شدید وحشت طاری ہوجاتی ہے اور دل اُچاٹ ہوجاتا ہے اور جب تک آپ ﷺ کی زیارت نہ کرلوں، دل کو چین نہیں آتا پھر آخرت کا تصور کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ وہاں مجھے آپ ﷺ کا دیدار ہوگا یا نہیں کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ آپ ﷺ انتہائی اونچے درجوں پر ہوں گے اور اگر میں جنت میں چلا بھی گیا تو آپ ﷺ کے درجے سے بہت نیچے ہوں گا اور اگر جنت میں داخلہ نہ ملا تو کبھی بھی دِیدار نصیب نہ ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول کریم ﷺ پر وحی نازل فرمائی کہ آپ ﷺ فرمادیجئے:

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۝ [۶]

''اور جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور رسول (کریم ﷺ) کی اطاعت کرے تو اُسے اُن کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ (تبارک و تعالیٰ) نے فضل فرمایا (یعنی) انبیاء کرام (علیہم السلام)، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔''

ایک روز رسول کریم ﷺ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ ﷺ مجھے میری جان کے سوا کائنات کی ہر چیز سے پیارے ہیں تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اُسے اُس کی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہوجاؤں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ ﷺ مجھے میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر (رضی اللہ عنہ)! اب تمہارا ایمان کامل ہے''۔

انصار کی ایک عورت جس کا باپ، بھائی اور خاوند غزوۂ اُحد کے دن رسول کریم ﷺ کے سامنے شہید ہوئے تھے۔ اُس نے لوگوں سے پوچھا رسول کریم ﷺ کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ (ﷺ) بخیریت ہیں جیسا کہ تو چاہتی ہے۔ اُس نے کہا مجھے نبی کریم ﷺ

(باقی صفحہ نمبر ۲۵ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

[۵] مشکوٰۃ ص ۳۰، ترمذی حدیث نمبر ۲۶۷۸، مرقاۃ جلد ۱ ص ۳۸۳۔ [۶] النسآء: ۶۹۔

شریعت وطریقت کی تعلیم

بحوالہ کشف المحجوب شریف

(ادارہ)

سوال:۔حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کون ہیں؟

جواب:۔حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔

سوال:۔حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا اصل نام کیا ہے؟

جواب:۔آپ کا نام (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) ہے۔

سوال:۔آپ کس سن میں پیدا ہوئے؟

جواب:۔آپ سن ۳۸ھ میں پیدا ہوئے۔

سوال:۔آپ کے والد اور والدہ کے اسمائے مبارکہ کیا ہیں؟

جواب:۔آپ کے والد کا اسمِ گرامی ہے (حضرت امام) حسین (رضی اللہ عنہ) اور والدہ کا نام ہے یزدجرد (حضرت بی بی شہر بانو) رضی اللہ عنہا۔

سوال:۔کیا آپ کی شادی ہوئی؟

جواب: آپ کی ایک سے زائد شادیاں ہوئیں۔

سوال:۔حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی اولاد کتنی ہے؟

جواب:۔حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

سوال:۔اُن کے نام اور اُن کی ماؤں کی نام بتائیں۔

جواب:۔بیٹوں کے نام (۱) حضرت محمد باقر رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عبدالباہر رضی اللہ عنہ (۳) حضرت زید الشہید رضی اللہ عنہ (۴) حضرت عمر الاشر رضی اللہ عنہ اور (۵) حضرت حسین الاصغر رضی اللہ عنہ (۶) حضرت علی الاصغر رضی اللہ عنہ۔ بیٹیوں کے نام (۱) حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور (۲) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا۔

حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام اُم عبداللہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ہے۔ حضرت عبدالباہر رضی اللہ عنہا حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کے برادرِ شفیق ہیں۔ حضرت زید الشہید رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام اُم ولد رضی اللہ عنہا ہے۔ حضرت حسین الاصغر رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حضرت ساعدہ رضی اللہ عنہا ہے جو ام ولد ہیں۔ حضرت علی الاصغر رضی اللہ عنہ حضرت حسین الاصغر کے چھوٹے بھائی ہیں۔

حضرت امام زین العابدین کی تین بیویاں تھیں:۔

(۱) حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا بنت امام حسن رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت ام ولد رضی اللہ عنہا

(۳) حضرت ساعدہ رضی اللہ عنہا

حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن کی والدہ ماجدہ حضرت اُمّ فروہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے قاسم الفقہیہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت اسماء بنت عبدالرحمان بن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم ہیں۔

سلسلہ نسب اس طرح ہے:۔

امیرالمؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
سیدالشہید حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	حضرت قاسم رضی اللہ عنہ
حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ	حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی کے بیٹے ہیں۔

سوال:۔حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے دور میں سب سے بڑا عبادت گذار کون تھا؟

جواب:۔حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ کریم اور عبادت گزار تھے۔ آپ عبادت کرنے والوں کی زینت اور اوتاد کی شمع تھے۔

سوال:۔آپ کا روحانیت میں کیا مقام تھا؟

جواب:۔آپ نبوت کے وارث' اُمّت کے چراغ' حقائقِ معرفت کو کھولنے والے اور دقائق طریقت کو بیان کرنے میں مشہور تھے۔

سوال:۔حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا سب سے زیادہ سعادت مند شخص کون ہیں؟

جواب:۔آپ نے بڑے خوبصورت انداز میں فرمایا: **مَنْ اِذَا رَضِیَ لَمْ یَحْمِلْهُ رَضَاهُ عَلَی الْبَاطِلِ وَاِذَا سَخِطَ لَمْ یُخْرِجْهُ سَخَطُهٗ مِنَ الْحَقِّ** ''وہ شخص (سعادت مند ہے کہ) جب راضی ہو تو اُس کی خوشی اُس کو باطل (غلط کاموں اور برائی و بے حیائی) پر نہ اُبھارے اور جب ناراض ہو تو اُس کا غُصّہ اُسے حق سے باہر نہ نکال دے''۔

سوال:۔ایسے شخص کو اور کیا کہنا چاہیئے؟

جواب:۔حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ایسا شخص مستقیم الحال ہے یعنی صاحبِ استقامت ہے۔ایسے خوش نصیب پر فرشتے اترتے ہیں۔اُس کی دنیا و آخرت میں اُس کے مددگار ہوتے ہیں۔

سوال:۔باطل اور غُصّہ میں کیا فرق ہے؟

جواب:۔باطل پر راضی ہونا باطل ہے اور غُصّہ کی حالت میں حق سے دست بردار ہونا بھی باطل ہے۔مومن باطل کا مرتکب نہیں ہوتا۔

سوال:۔حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی کوئی بات بتائیں جو زندگیوں میں انقلاب پیدا کرے؟

جواب:۔اِس سوال کا جواب اور درد و محبت کی بات سن لیں۔

جب یزیدیوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اُن کے بیٹوں' عزیزوں اور قرابت داروں رضی اللہ عنہم سمیت کربلا کے میدان میں شہید کر دیا اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی باقی نہ رہا جو اہلِ بیت کی شہزادیوں رضی اللہ عنہن کا نگران ہوتا۔اُس وقت آپ بیمار تھے۔امیر المومنین رضی اللہ عنہ آپ کو (حضرت) علی اصغر (رضی اللہ عنہ) ہتے تھے۔

آپ اُس بات کی طرف آئیں جو اہلِ تصوف اور اہلِ اسلام کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے والی بات ہے۔

جب حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی پیکرِ شرم و حیاء خواتین کو بے کجاوہ اونٹوں پر سوار کر کے دمشق میں یزید پلید کے سامنے لایا گیا۔تو ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے کہا:۔

کَیْفَ اَصْبَحْتُمْ یَا عَلِیُّ وَیَآ اَهْلَ بَیْنَ الرَّحْمَةِ قَالَ اَصْبَحْنَا مِنْ قَوْمِنَا بِمَنْزِلَةِ قَوْمِ مُوْسٰی مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَاءَ هُمْ فَلَا نَدْرِیْ صَبَاحَنَا مِنْ مَّسَآءِ نَاوَهٰذَا مِنْ حَقِیْقَةِ بَلَا ئِنَا ''اے علی (یہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا نام ہے) اور اہلِ بیتِ رحمت آپ لوگوں نے صبح کیسے کی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہم نے اپنی قوم کے ظلم سے بالکل ویسی ہی صبح کی ہے جیسی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے صبح کی جن پر فرعون کی قوم ظلم کرتی تھی۔اُن کے بیٹوں کو قتل کرتے تھے اور عورتوں کو زندہ رکھتے تھے تا کہ انہیں غلام بنالیں (حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا) ہمیں نہ صبح کی پہچان ہے اور نہ شام کی۔پس ہماری مصیبت کی حقیقت یہ ہے کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں پر اُس کا شکر ادا کرتے ہیں اور آزمائشوں پر صبر کرتے ہیں''۔

سوال:۔عزّت والوں کو کون پہچانتے ہیں؟

جواب:۔عزّت والوں کو عزّت والے ہی پہچانتے ہیں۔ذلیل کیا جانے کہ صاحبِ عزّت کا کیا مقام ہوتا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی جو ذلیلوں کا امام ہے کے رد اور جواب میں قرآن مجید کی آیتِ مبارکہ نازل فرمائی کہ **وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ٥** (المنافقون:۸) ''اور عزّت تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے (پیارے) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایمان والوں ہی کے لئے ہے لیکن منافقین کو اِس کا علم نہیں''۔

واقعہ:

ایک مرتبہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے وقت کا حاکم ہشام بن عبدالملک بن مروان حج کے لئے مکہ مکرمہ آیا۔ بیت اللہ شریف کے طواف کے بعد جب اُس نے حجر اسود کو بوسہ دینا چاہا تو مخلوق کے ہجوم کی وجہ سے اُس کو حجر اسود کی طرف کوئی راستہ نہ ملا۔ بعد ازیں اُس نے منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا۔ اتنے میں حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ نورانی چہرہ' خوشبودار لباس' حسن وجمال اور روحانیت کا پیکر' امام الزاہدین' شہزادہ کونین کے نورِ نظر راحت قلب وروح نے بیت اللہ شریف کا طواف کرنا شروع کیا۔ جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو لوگوں نے اُن کی تعظیم کے لئے حجر اسود کی اطراف کو خالی کر دیا یہاں تک کہ آپ نے حجر اسود کا بوسہ لیا۔ ایک شامی شخص نے جب یہ رُعب و وقار عزّت ومرتبہ اور ہیبت وعظمت دیکھی تو ہشام بن عبدالملک بن مروان سے کہا اے امیر! آپ کو تو لوگوں نے حجر اسود کی طرف راہ نہ دی باوجودیکہ آپ حکمران ہیں اور وہ خوبرو نوجوان جب آیا تو سارے لوگ حجر اسود کے قریب سے ہٹ گئے اور اُس نوجوان کے لئے حجر اسود کے مقام کو فقط اُن کی ذات کیلئے چھوڑ دیا۔ ہشام اپنی بے عزّتی اور اُن کی عزّت ووقار اور رعب ودبدبہ کی وجہ سے کہنے لگا میں اُن کو نہیں جانتا۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' اُس کے یہ کہنے کا مقصد تھا کہ شام والے نہ اُن کو پہچانیں اور نہ اُن سے محبت کریں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کسی محبوب بندے سے محبت فرماتا ہے تو یہ محبت کسی کے چھپانے سے بھی نہیں چھپتی۔ حدیث شریف ملاحظہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبۡدًا دَعَا جِبۡرَئِیۡلَ فَقَالَ اِنِّیۡ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَیُحِبُّهٗ جِبۡرَئِیۡلَ ثُمَّ یُنَادِیۡ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوۡلُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوۡهُ فَیُحِبُّهٗ اَهۡلَ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوۡضَعُ لَهُ الۡقَبُوۡلُ فِی الۡاَرۡضِ** [1]

''بے شک جب اللہ (تبارک وتعالیٰ) اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں (بندے) سے محبت کرتا ہوں تو بھی اُس سے محبت فرما پھر (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) اُس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آسمانوں میں آواز دیتا ہے کہ فلاں (بندہ) اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا محبوب ہے تم بھی اُس سے محبت کرو۔ لہٰذا آسمانوں والے تمام اُس سے محبت کرتے ہیں پھر اُس کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے'' (پھر جن وانس کے دِلوں میں اُس کی محبت پیدا کر دی جاتی ہے)۔

(صفحہ نمبر ۲۲ کا بقیہ)

کی زیارت کراؤ کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں جب اُس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر لی تو عرض کرنے لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی اور زیارت کے بعد میری ساری پریشانیاں آسان ہیں اور میرے تمام رنج وغم ختم ہو گئے ہیں۔

جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت آیا تو اُن کی بیوی نے پکارا ہائے افسوس! تو انہوں نے فرمایا' اے خوشی! تو پوچھا کیسی خوشی؟ فرمایا: وصال کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اپنے دوستوں سے ملوں گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی محبت کیسی ہے؟ تو فرمایا: ''واللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک ہمارے ماں باپ' اولاد اور ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سچی محبت عطا فرمائے اور محض زبانی محبت کا دعویٰ نہ کریں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بھی کریں تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سے محبت فرمائے۔ آمین!

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۶۴۰، مسلم حدیث نمبر ۲۶۳۷، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۴۵۹، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۹۶۷۳، کنز العمال حدیث ۲۹۱۲۔

پاکستانی عجیب لوگ ہیں

از: جسٹس (ر) محمد الیاس

''پاکستانی عجیب لوگ ہیں'' یہ میرے الفاظ نہیں بلکہ ایک جاپانی وفد کے ہیں۔ یہ الفاظ میں نے کہاں سے سنے؟ اِس سوال کا جواب یہ ہے کہ عدالتی ملازمت کے دور میں جادہ پیمائی کرتے ہوئے میں نے کچھ عرصہ کے لئے بطورِ چیرمین فیڈرل سروس ٹربیونل اسلام آباد فرائضِ منصبی انجام دیئے۔ اِس ٹربیونل کے ایک رکن چودھری نذیر احمد تھے وہ بڑی معتبر ہستی تھے وہ سنایا کرتے تھے کہ کچھ عرصہ ہوا ایک جاپانی وفد پاکستان میں شعبہ زراعت کا جائزہ لینے کے لئے آیا جب وفد واپس جاپان گیا تو وہاں کے لوگوں نے پوچھا کہ پاکستان میں زراعت کا کیا حال ہے؟ وفد نے جواب دیا کہ ''پاکستانی عجیب لوگ ہیں، وہ گندم کی فصل کاشت کرتے ہیں مگر جب وہ پکنے کے قریب ہوتی ہے تو اُسے بطور چارہ مویشیوں کو کھلا دیتے ہیں اور پھر مویشیوں کو ذبح کر کے اُن کو خود کھا جاتے ہیں''۔ ہم چودھری صاحب (جو پاکستان اکاونٹس سروس کے رکن تھے) کی یہ بات سن کر حیران ہوتے اور سوچ میں پڑ جاتے۔ مجھے چودھری صاحب کی مذکورہ بالا گفتگو حال ہی میں یاد آئی جب میں نے دیکھا کہ پی ٹی وی (پاکستان ٹیلی وژن) والے خبریں سنانے سے پہلے حدیثِ نبوی ﷺ تو سناتے ہیں مگر روضہ رسول ﷺ (گنبد خضراء جس کے سائے تلے حضور ﷺ کا مدفن اقدس ہے) اور مسجدِ نبوی ﷺ کی تصویر نہیں دکھاتے حالانکہ وہ سالہا سال سے یہ مبارک تصویر دکھاتے آئے ہیں۔ ہوا یوں ہے کہ پہلے تو پی ٹی وی والوں نے (غالباً گزشتہ رمضان شریف میں) روضہ رسول ﷺ اور مسجد نبوی ﷺ کی تصویر مبارک کی بجائے مہر نبوت کی تصویر اور دُرود شریف کی عبارت دکھانا شروع کی مگر پھر روضہ رسول ﷺ اور مسجد نبوی ﷺ کی تصویر دوبارہ دکھانے لگے بعد میں اِس تصویر مقدس کا سائز بالکل چھوٹا کر کے دکھاتے رہے اور اب اِسے کسی صورت میں دکھانا بالکل بند کر دیا ہے۔ اِس پر خیال آیا کہ ہم عجیب لوگ ہیں کہ اگر نبی کریم ﷺ کا خاکہ ڈنمارک میں شائع ہوتا ہے تو ہم سراپا احتجاج ہو جاتے ہیں (اور بجا طور پر) جرمنی میں کسی اخبار کا ایڈیٹر سرکار دو کائنات ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو عامر چیمہ شہید علیہ الرحمہ اُسے واصل جہنم کر کے جیل میں جاتا ہے جہاں اُسے جامِ شہادت پلایا جاتا ہے۔ فرانس میں ایسی جسارت پر وہاں کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا جاتا ہے مگر عدالت یہ کہہ کر مقدمہ خارج کر دیتی ہے کہ ہماری آزادیٔ صحافت ایسی جسارت کی اجازت دیتی ہے۔ غرضیکہ ہم تاجدار مدینہ ﷺ کے خاکوں پر تو اِس قدر برہمی اور رنجش کا اظہار کرتے ہیں (اور کرنا بھی چاہیئے) مگر خود قومی اور سرکاری ٹیلی ویژن (پی ٹی وی) پر روضہ رسول ﷺ اور مسجد نبوی ﷺ کی تصویر جو مدت مدید سے خبروں سے پہلے دکھائی جاتی تھی اُسے دکھانا بند کر دیتے ہیں۔ اِس پر کیا یہ کہنا مناسب نہیں کہ ہم عجیب لوگ ہیں؟ کون نہیں جانتا کہ ہر کلمہ گو کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ اُسے حجاز مقدس کا سفر نصیب ہوتا کہ وہ حج بیت اللہ شریف اور عمرہ کی سعادت حاصل کرے اور اِس طرح نہ صرف کعبہ شریف بلکہ روضہ رسول ﷺ اور مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کرے مگر

ایں سعادت بزور بازو نیست
گر نہ بخشد خدائے بخشندہ

اب لاکھوں نہیں کروڑوں ایسے مسلمان ہیں جن کی آرزو پوری نہیں ہوتی۔ اِس لئے وہ متذکرہ بالا مقاماتِ مقدسہ کی تصاویر ہی دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں اور روحانی تسکین حاصل کرتے ہیں۔ اللہ رَبُّ العِزَّت پر ایمان کامل اور سیّد الانبیاء ﷺ کی سچی محبت ہی اہلِ اسلام کی متاع عزیز ہے۔ نبی کریم ﷺ سے نسبت ہمارا بہت بڑا اعزاز ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اعزاز مرا ہے تو فقط آپ ﷺ کی نسبت
بیکار ہیں باقی سبھی اسناد نبی ﷺ جی

سمجھ میں نہیں آتا کہ پی ٹی وی والے روضہ رسول ﷺ اور مسجد نبوی ﷺ کی تصویر خبروں سے پہلے دکھانے سے کیوں اجتناب کرنے لگے ہیں؟ اگر کسی کو عذر ہے کہ بیت اللہ شریف کی

تصویر کیوں نہیں دکھائی جاتی تو یہ تصویر مقدس بھی بخوشی دکھا دیا کریں بلکہ ضرور دکھایا کریں کیونکہ اہلِ اسلام کیلئے یہ بھی روحانی تسکین کا سر چشمہ ہے۔ یہ اِس طرح بھی ہوسکتا ہے کہ حدیث نبوی ﷺ سے پہلے ارشادِ ربّانی سنا دیا جائے اور ساتھ ہی بیت اللہ شریف کی تصویر دکھا دی جائے لیکن اگر یہ نہیں بھی کرنا تو جو دستور سالہا سال سے چلا آرہا تھا اُسے تو بلا وجہ ترک نہ کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے اہل اسلام کی دل آزاری ہوگی اور پی ٹی وی والوں کو کوئی فائدہ بھی نہیں پہنچے گا۔ لہٰذا میری اُن سے پرزور اپیل ہے کہ حدیث شریف کے ساتھ روضہ رسول ﷺ اور مسجد نبوی ﷺ کی تصویر کو دکھانے کا دیرینہ طریقہ کار فوراً بحال کیا جائے۔ ایک اور امر جس کی میں نشاندہی کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ پی ٹی وی والے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کے معاملے میں کچھ ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں اگر پیش کرتے ہیں تو ''پاپ'' کے انداز میں یا ایک نعت جنید جمشید کی آواز میں ہے جو بار بار دکھائی جاتی ہے۔ ہمارے ملک میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے درجنوں نہیں سینکڑوں نعت خواں ہیں جو روائتی انداز میں نہایت خوش الحانی اور خوش اسلوبی سے نعت پیش کرتے ہیں۔ اُن کو سن کر طمانیت قلب حاصل ہوتی ہے اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں مگر پی ٹی وی والے اُن کو سامنے آنے کا موقع ہی نہیں دیتے حالانکہ لوگ اُن کو سننے کے لئے بے تاب ہیں۔

یہاں ایک مثال کا پیش کرنا بے محل نہ ہوگا۔ مثال یہ ہے کہ کئی برس گزرے میری لکھی ہوئی ایک حمد باری تعالیٰ جناب مرغوب احمد ہمدانی نے پی ٹی وی کے لاہور سنٹر سے پڑھی تھی مگر پی ٹی وی والے اب کئی سالوں سے وہ نہیں دکھا رہے۔ چند روز ہوئے مجھے ایک خط ازاں شیخ محمد سلیم، فائن کلاتھ ہاؤس مین بازار سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب (جن کو میں نہیں جانتا) موصول ہوا جس میں لکھا تھا۔ چند سال قبل پی ٹی وی پر مرغوب ہمدانی صاحب نے حمد باری تعالیٰ پیش کی تھی جو آپ کی لکھی ہوئی تھی جس کا مطلع یہ تھا۔

میرے رب یہ ارض و سما ترے تو کریم ہے تو غفور ہے
تو ہے جلوہ ریز جگہ جگہ تیرا ذرے ذرے میں نور ہے

محترم جسٹس صاحب یہ مکمل حمد باریٰ تعالیٰ مجھے چاہئے برائے مہربانی یہ لکھ کر جوابی لفافہ بھیج رہا ہوں اِس میں بھیج دیں۔ آپ کی بے حد مہربانی ہوگی۔ یہ مجھے بہت پسند ہے۔

ایسے ہی خطوط مجھے نعتوں کے حوالے سے بھی ملتے رہتے ہیں۔ میری لکھی ہوئی حمدیں اور نعتیں زیادہ تر پی ٹی وی کے لاہور سنٹر پر ریکارڈ شدہ ہیں اور کچھ اسلام آباد سنٹر والوں کی تحویل میں ہیں مگر کیا مجال کہ وہ اِن کو دکھائیں۔ لوگ جو اِن کو پسند کرتے ہیں مجھ سے پوچھتے ہیں کہ پی ٹی وی والے انہیں کیوں نہیں دکھاتے تو میں جواب میں کہتا ہوں کہ وہ اپنی مرضی کے مالک ہیں جیسا چاہتے ہیں ویسا کرتے ہیں ایک دو بار میں نے لاہور سنٹر کے جنرل منیجر صاحبان (بشمول جناب اشرف عظیم) سے بات کی مگر اِس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

خیر! میں اپنی بات چھوڑتا ہوں۔ اے ٹی وی والے نماز فجر کے وقت قرآن پاک کی تلاوت سے پہلے یا بعد میں اکثر کوئی نعت یا حمد پیش کرتے ہیں مگر پی ٹی وی والے تو ایسا بالکل نہیں کرتے صرف تلاوت قرآن کریم کے بعد بہت لمبی سی دُعا کی ویڈیو چلاتے ہیں اور پھر اشتہار بازی وغیرہ شروع ہو جاتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ وہ بھی اے ٹی وی والوں کی طرح تلاوتِ قرآنِ کریم کے بعد یا پہلے ایک نعت روائتی انداز میں پیش کریں اِس سے ہم خدام غلامانِ رسولِ کریم ﷺ کو روحانی مسرت نصیب ہوگی اور پی ٹی وی والوں کو ثواب حاصل ہوگا۔ پی ٹی وی والے جانتے ہوں گے مگر پھر بھی نہیں یاد کرادوں کہ بقول حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمہ

در دل مسلم مقام مصطفیٰ ﷺ است
آبروئے ما ز نام مصطفیٰ ﷺ است
بہ مصطفیٰ ﷺ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

(بشکریہ نوائے وقت)

سوالات و جوابات

(ادارہ)

سوال:۔ اگر انسان بہت اچھا ہے۔ ماں باپ، بھائی، بہن اور بیوی بچوں کا خیال رکھنے والا اور حلال کمائی کماتا ہے۔ غرض اس میں انسانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہو۔ مگر نمازی نہ ہو تو اُس کے بارے میں کیا کہیں گے اُسے کیسے سمجھائیں اور کیا کریں؟

جواب:۔ ایک انسان کی زندگی کے دو پہلو ہیں۔ ایک کا نام ہے عبادات اور دوسرے کا نام ہے معاملات۔ ایک کلمہ گو مسلمان کی عبادات بھی درست ہونی چاہیے اور معاملات بھی۔

دوسرے لفظوں میں ایک ہیں حقوق اللہ اور دوسرے ہیں حقوق العباد یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی صحیح ہونی چاہیے۔ رہی یہ بات کہ وہ شخص نماز نہیں پڑھتا اور باقی اُس کے معاملات وغیرہ صحیح ہیں تو ایسے شخص کو نماز پنجگانہ جو کہ فرض عظیم ہے وہ بھی ادا کرنی چاہیے کیونکہ نماز دین کا ستون ہے نماز کا مقام عبادات میں ایسے ہے جیسے سر کا مقام سارے جسم میں ہے۔ نماز رسول کریم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے اور نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔ نماز نہ پڑھنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور اگر کوئی شخص نماز کا سرے سے ہی منکر ہے نماز کی فرضیت پر ایمان نہیں رکھتا تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اُس کا کوئی نیک عمل قیامت کے دن اُس کے کام نہیں آئے گا۔

سوال:۔ کیا شادی شدہ بیٹی اپنی والدہ کو حج کرواسکتی ہے؟

جواب:۔ اگر شادی شدہ بیٹی مالدار ہے اور اتنی استطاعت رکھتی ہے کہ وہ کسی دوسرے کو حج کرواسکتی ہے تو والدہ کو حج کے لئے بھیجنے میں حرج نہیں لیکن اگر وہ شوہر کے مال سے حج کروانا چاہتی ہے تو اُسے اِس کے لیے شوہر سے اجازت لینی ہوگی۔

سوال:۔ کیا بیوی اپنے شوہر کا نام لے کر پکار سکتی ہے؟

جواب:۔ ادب و احترام کا تقاضا ہے کہ بیوی شوہر کو ”جناب“ کے الفاظ سے پکارے۔ اسی طرح محبت اور تقدس کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

سوال:۔ اگر کوئی بچہ پڑھائی میں کمزور ہو تو اُس کے لئے پڑھائی بتادیں۔

جواب:۔ ایسی صورت میں ”**رَبِّ زِدْنِي عِلْماً**“ یا **یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ** پڑھ کر بچے کو پانی دم کر کے پلائیں۔ دونوں وظائف کی ایک ایک تسبیح صبح و شام پڑھ لیں۔

سوال:۔ اگر گھر میں کوئی مشکل ہو تو اُس کے لیے کوئی ورد بتائیں؟

جواب:۔ گھریلو مشکلات اور پریشانیوں کے لئے ا تسبیح **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** پڑھیں۔ آسانی کے لئے ہر نماز کے بعد دو تسبیح اور عشاء کی نماز کے بعد تین تسبیح پڑھ لیں اگر چاہیں تو اکٹھی گیارہ تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں۔

سوال:۔ بچیوں کے رشتے کے لئے کوئی وظیفہ بتائیں؟

جواب:۔ عشاء کی نماز کے بعد پانچ تسبیح **یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ** کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر پڑھیں۔ کوئی بھی وظیفہ جب کریں تو اُس وظیفہ کے کرنے سے پہلے وضو کرلیں اور اول و آخر ااا بار درود شریف پڑھ لیں۔

سوال:۔ کیا فرض نمازوں میں رکوع و سجود کی تسبیحات کے ساتھ کوئی اور مسنون دعائیں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:۔ وہ مسنون اور مقدس کلمات جو نبی کریم ﷺ نے خود پڑھے ہیں انہیں پڑھا جاسکتا ہے۔ ویسے نبی کریم ﷺ فرض نمازوں میں رکوع و سجود میں ”**سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ** اور **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** پڑھا کرتے تھے۔ ہاں البتہ نوافل میں پڑھنا بہتر ہے۔ تفصیل جاننے کے لئے مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”سیدھا راستہ“ منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) کی لکھی ہوئی کتاب ”آئیں نماز کا جائزہ لیں“ کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال:۔امتحانات میں کامیابی کے لئے کوئی دُعا بتادیں؟

جواب:۔امتحانات میں کامیابی کے لئے سب سے پہلے محنت کی ضرورت ہے۔جن مضامین کا امتحان دینا ہےاُن کے بارے میں تعلیم حاصل کرنا اولین فرض ہے بعدازیں کمرہ امتحانات میں آنے والے سوالات کا صحیح صحیح جواب لکھنا ضروری ہے پھر

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ پڑھیں یا

اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ پڑھیں۔

سوال:۔کیا خواتین کا مزارات پر جانا جائز ہے؟

جواب:۔خواتین کومزارات پر جانے سے گریز کرنا چاہیے۔خواتین کو بلاضرورت گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔اگرکبھی کسی حاجت کی وجہ سے باہر نکلنا ضروری ہوتو اپنے کسی محرم کے ساتھ باپردہ جانے میں حرج نہیں لیکن شرم وحیاء اور اسلامی اقدار کا خیال رکھیں۔

سوال:۔والدین صاحبِ حیثیت ہونے کے باوجود اپنے بچوں کی شادی نہیں کرتے اُن کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔اولاد کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ اولاد بالغ ہو جائے تو اُن کی شادی کی فکر کریں اگر بالغ اولاد شادی نہ ہونے کی وجہ سے کسی گناہ کی مرتب ہوگی تو اُس کا گناہ والدین کے سرچڑھے گا۔

سوال:۔جولڑکی خودشادی نہیں کرنا چاہتی کیا اُس کے والدین کو کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

جواب:۔ لڑکی ہو یا لڑکا جب بالغ ہوجائیں تو اُن کی شادی کرنی چاہیے ہاں البتہ اگرلڑکی یا لڑکا شادی کے لائق نہ ہوں تو ایسی صورت میں اُن کی شادی نہیں کرنی چاہیے۔اگر کوئی لڑکا یا لڑکی شادی نہیں کروانا چاہتے،تو اِس پر والدین کے سر پر کوئی کفّارہ وجرم نہیں۔

سوال:۔خواب میں گندا پانی دیکھنا کیسا ہے؟

جواب:۔جوخواب میں گندا پانی دیکھے تو اُسے رنج،سختی اور خوف و وحشت کا سامنا ہوگا۔

سوال:۔کیا وہ کھانا جو وصال شدہ عزیزوں کے ایصال ثواب کے لئے پیش کیا جاتا ہے کیا اُن کو اُس کا ثواب ملتا ہے؟

جواب:۔وصال شدہ لوگوں کو کھانے کا ثواب بھی ملتا ہے اور عالم ارواح میں کھانے بھی پیش ہوتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں کھانا ہدیہ کے طور پر پیش کرنا:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ''**دُرُّالثَّمِیْن فِی مُبَشَّرَاتِ النَّبِیّ الْاَمِیْن** ﷺ'':میں اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں۔

اَخْبَرَنِیْ سَیِّدِی الْوَالِدِیْ قَالَ کُنْتُ اَصْنَعُ فِیْ اَیَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَةً بِالنَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُفْتَحْ لِیْ سَنَةً مِنَ السِّنِیْنَ شَیْئٌ اَصْنَعُ بِهٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمَصًا مُقْلِیًا فَقَسَّمْتُهٗ بَیْنَ النَّاسِ فَرَأَیْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْهِ هٰذَا الْحِمَصُ مُتَبَهِّجًا بَشَّاشًا [1]

''میرے والد بزرگوار نے مجھے خبر دی کہ میں میلاد النبی ﷺ کے روز (میلاد پاک کی خوشی میں) کھانا پکواتا تھا۔ایک سال میرے پاس کچھ نہ تھا کہ میں خوان پکواتا،میرے پاس بھُنے ہوئے چنے تھے۔میں نے وہی لوگوں میں تقسیم کردیئے تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کے روبرو چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ بہت ہشاش بشاش ہیں''۔

رشید احمد گنگوہی صاحب اِس واقعہ کو فتاویٰ رشیدیہ میں ص۴۳۲ پر نقل کرتے ہیں''ایصالِ ثواب ہر روز درست اور موجبِ ثواب ہے۔کوئی تاریخ ووقت شرع میں موقت نہیں۔روزِ ولادت اور روزِ وفات بھی درست ہے۔پس اگر کسی دن کو ضروری نہ جانے بلکہ مثل دیگر ایّام کے جانے اور عوام کو بھی اِس طرح کے ایصال میں ضرر

[1] ص۴۰ مترجم سنی دارالاشاعۃ علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد فتاویٰ رشیدیہ (دیوبندی) ص۴۳۲ چھاپہ ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی۔

نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔ سب کے نزدیک درست ہے۔ [۲]

نوٹ: اب تو غیر مقلدین اور دیوبندی سبھی تمام کام وقت مقرر کرکے ہی کرتے ہیں۔ لیکن میلاد النبی ﷺ اور بزرگان دین کے ذکرِ خیر کے لیے وقت کے تقرر سے خدا معلوم اُن کو کیا پریشانی ہے؟

درویشوں کے لیے کھانا:

حضرت مجدّد الف ثانی شیخ سرہندی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں، ایک دن میں اپنے ایک فرزند مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیے فقیروں اور درویشوں کے واسطے کھانا تیار کر رہا تھا۔ اِسی اثناء میں میری زبان پر یہ بات آئی ہے کہ یہ صدقہ ہم سے کیوں کر قبول ہوگا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے: اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ O (المائدہ: ۲۷) ''اللہ (تبارک و تعالیٰ) متّقیوں سے قبول فرماتا ہے''۔ میں اِسی تردّد میں تھا کہ حضرت حق جل جلالہ کی طرف سے آواز آئی کہ اِنَّکَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ''بے شک تم متّقیوں میں سے ہو''۔ [۳]

فاتحہ کے لیے کھانے کا اہتمام:

حضرت مجدّد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے صاحبزادوں کی فاتحہ کے واسطے کھانا تیار کرایا جو آپ کے سامنے وفات پاچکے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ توجہ کثیر کے بعد وہ کھانا مقبول ہوا اور ایسا مکشوف ہوا کہ ملائکہ کھانے کے خوان لا رہے ہیں اور اُن کی قبروں میں پہنچا رہے ہیں اور بہشت کے ایک چمن میں اُن کو جمع کر رہے ہیں۔ جب وہ سب کھانا وہاں جمع ہوگیا تو میں نے دیکھا کہ میرے فرزند اُس کھانے کے پاس گئے اور وہ تمام کھانا اُن کے پیٹ میں پہنچ گیا۔ اِس کے بعد دیکھا کہ اُن میں بلندی کی طرف جانے کی استعداد پیدا ہوگئی اور وہ عروج میں مصروف ہوگئے اور جب وہ بہت اوپر چلے گئے تو ایک بہشت ظاہر ہوئی جس میں انتہائی رفعت، منزلت، تازگی اور طراوت تھی پس وہ اُس بہشت میں داخل ہوگئے۔

چونکہ آپ نے ایصالِ ثواب میں تمام مومنین، مومنات اور ملائکہ عالیہ کو بھی شامل فرمالیا تھا۔ اِس لئے آپ فرماتے تھے کہ میں نے کسی مومن اور مومنہ کی قبر کو نہیں دیکھا جہاں وہ کھانا نہ پہنچا ہو اور کوئی بہشت ایسی نظر نہیں آئی جو اِس کھانے سے خالی ہو۔ اِسی طرح جب کبھی آپ فوت شدگان کی روحانیت کے لیے ایصالِ ثواب فرماتے تھے تو اِسی طرح مکاشفات ہوتے تھے۔ [۴]

حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز کا واقعہ:

پیش ازیں بچند سال داب فقیر آں بودہ کہ اگر طعام می پخت مخصوص بروحانیات مطہرہ اہلِ عبا می ساخت و بآں سرور و حضرت امیر و حضرت فاطمہ و حضرات امامین راضم می کرد علیہم الصلوات والتسلیمات شبے درخواب می بیند کہ آں سرور حاضرست علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسّلام فقیر برایشاں عرض سلام می کند متوجہ فقیر نمی شوند و بجانب دیگر دارند۔ دریں اثنا بفقیر فرمودند کہ من طعام درخانہ عائشہ می خورم ہر کہ مرا طعام فرستد بخانہ عائشہ فرستد۔ ازیں فرمان فقیر دریافت کہ سبب عدم توجہ شریف ایشاں آں بودہ کہ فقیر حضرت صدیقہ را دراں طعام شریک نمی ساخت۔ بعد ازاں حضرت صدیقہ را بلکہ سائر ازواج مطہرات را کہ ہمہ اہلِ بیت اند شریک می ساخت۔ [۵]

''اِس سے چند سال پہلے فقیر کی عادت یہ تھی کہ اگر (ایصالِ ثواب کے لیے) کھانا پکاتا تھا تو آلِ عبا کی روحانیت مطہرہ کے لیے مخصوص کرتا تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھ (ایصالِ ثواب میں) حضرت امیر، حضرت فاطمہ اور حضرات امامین کریمین رضی اللہ عنہم کو ملاتا تھا۔ ایک رات (یہ فقیر) خواب میں دیکھتا ہے کہ آنسرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسّلام تشریف فرما ہیں۔

[۲] فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۳۲۔ [۳] ''حضرات القدس'' (فارسی) مرتبہ حضرت شیخ بدرالدین رحمہ اللہ تعالیٰ، مکاشفہ نمبر ۶ صفحہ ۹۵، چھاپہ محکمہ اوقاف، پنجاب لاہور ۱۹۷۱ء)۔ [۴] ''حضرات القدس'' ص ۱۰۱، فارسی مکاشفہ نمبر ۱۷، ص ۱۰۹، مکاشفہ نمبر ۴۸۔ [۵] مکتوب نمبر ۳۶ دفتر نمبر ۲ حصہ نمبر ۶ ص ۸۵ چھاپہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی۔

www.seedharastah.com

فقیر آپ ﷺ کو سلام عرض کرتا ہے۔ آپ ﷺ فقیر کی جانب توجہ نہیں فرماتے اور چہرہ مبارک فقیر کی جانب کی بجائے دوسری طرف رکھتے ہیں۔ اِس دوران میں فقیر سے فرمایا کہ میں کھانا (حضرت) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر کھاتا ہوں۔ جو شخص مجھے کھانا بھیجے (حضرت) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر بھیجے۔ اُس وقت معلوم ہوا کہ توجہ مبذول نہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ فقیر حضرت صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو اِس کھانے میں شریک نہیں کرتا تھا۔ اِس کے بعد سے حضرت صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بلکہ آپ ﷺ کی باقی ازواج مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کو جو کہ اہل بیت ہیں شریک کرتا۔''

سوال:۔ کیا روحیں انسانوں کو ملتی ہیں؟

جواب:۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے چاہنے سے اروح کی ملاقات انسانوں سے ہوتی رہتی ہے۔

سوال:۔ کیا روحوں کا انسانوں سے تعلق رہتا ہے؟

جواب:۔ روحوں کا انسانوں سے تعلق رہتا ہے۔ تفصیل جاننے کے لئے مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) کی کتاب ''کل نفس ذائقۃ الموت'' کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال:۔ جب جسم کے کسی حصہ سے خون بہہ رہا ہو تو نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

جواب:۔ جسم کے کسی حصہ سے خون بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر خون کسی صورت میں بند نہ ہوتا ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لیں عذر کی حالت ہیں مگر یہ یاد رہے ایسی حالت میں ایک وضو سے صرف ایک نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

سوال:۔ مرنے کے بعد روحیں کہاں جاتی ہیں؟

جواب:۔ نیکوں کی روحیں اعلیٰ علیین میں جاتی ہیں جبکہ کفار و مشرکین کی سجیین میں جاتی ہیں۔

تبصرہ کتب

۱۔ عارف کامل:

ازقلم علامہ محمد منشاء تابش قصوری

زیر نظر کتاب خطیبِ پاکستان حضرت علامہ محمد عارف نوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات زندگی پر مشتمل ہے۔ بیالیس کے قریب مشائخ عظام اور علماء کرام کے تاثرات بھی قلمبند کئے گئے ہیں۔ سرمایہ اہلسنّت ادیبِ ملت حضرت مولانا محمد منشاء تابش قصوری صاحب کی خوبصورت تالیف ہے۔

ہدیہ: بیس روپے کے ڈاک ٹکٹ

ملنے کا پتا: رضا اکیڈمی محبوب روڈ رضا چوک مسجد رضا چاہ میراں

۲۔ انتخاب حدائق بخشش (اردو)

ترتیب جدید: محمد صلاح الدین سعیدی

موصوف نے امام اہلسنّت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب حدائق بخشش کو حروف ابجد کی ترتیب سے مرتب کیا ہے۔ ثناء خوانوں اور شائقین کے لئے اچھوتا انداز ترتیب ہے۔

ہدیہ: ۸۰ روپے

ملنے کا پتا: قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

۳۔ امام احمد رضا خطوط کے آئینے میں:

مرتبہ: ڈاکٹر غلام شمس مصباحی پورنوی

زیر نظر کتاب موصوف کی بہترین علمی کاوش ہے جس میں امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطوط زیر بحث لا کر گفتگو کی گئی ہے۔ نیز ایسی متعدد تحریریں پیش کی گئی ہیں جو تاثراتی تبصراتی اور تنقیدی نوعیت کی ہیں۔ ہدیہ: پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ

ملنے کا پتا: رضا اکیڈمی، محبوب روڈ، رضا چوک مسجد رضا چاہ میراں۔

Abstinence

Speech Delivered by
Munir Ahmad Yousufi (M.A)
Translated by
Muhammad Ahmad Yousufi

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

بسم الله الرحمن الرحیم

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِی الدُّنْیَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِکْمَةَ فِیْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانِهٖ وَبَصَّرَهٗ عَیْبَ الدُّنْیَا وَدَاءَ هَا وَدَوَاهَا وَاَخْرَجَهٗ مَنْهَا سَالِمًا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ [۱] (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

It is a Narration from Hazrat Abuzar Ghafari (﷛).He says that the Holy Prophet (ﷺ) stated that who so ever adopts abstinence then Allah Almighty will definitely reward wisdom in his heart then He will also show him the vices, diseases and ailings of the world and will also show him the remedies and will safely take him away to paradise from the world.

The dictionarical meaning of abstinence is to avoid inclination or desire from anything and according to religious meaning, the proper or technical meaning petrains to having no desire for the pleasure and deliciousness of this world, but to have desire for the everlasting world. A person who adopts abstinence.even though he owns millions but he still loves in his heart the true creator Allah Almighty and Allah`s beloved Hazrat Mohammad (ﷺ).He does not give preference and assent to anything but to the consent superiority and delights of pleasing Allah Almighty and His Prophet (ﷺ).Some commentors have said abstinence from wealth is greater than desire.Pious people have adopted it.

It is a narration from Hazrat Sahil-Bin-Saad (﷛).He says that a person presented himself in the holy presence of the Holy Prophet (ﷺ) and requested "OH Prophet (ﷺ) kindly tell me a procedure,that when I perform this blessed procedure then Allah Almighty starts loving me and the people should also love me".Then the Holy Prophet (ﷺ) said.

اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِیْ مَا عِنْدَ النَّاسُ یُحِبُّکَ النَّاسُ [۲]

Meaning "Stay away from the desires of this world,then Allah Almighty will love you and what ever things (wealth and property) that people have, turn away from the desire of having them,then people will also start loving you".It is a reality that love and desire of this world makes a man do all kinds of work due to which he is not worthy of getting love from Allah Almighty and Holy Prophet (ﷺ).Thus the only way of getting love and affection of the Holy

۱ مشکوۃ حدیث نمبر ۵۱۹۹، مرقاۃ جلد نمبر ۹ ص ۳۹۴ ۲ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۱۰۲، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۳۴۸، طبرانی جلد ۶ ص ۱۹۳، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۱۵۶

Prophet (ﷺ) and Allah Almighty is not to have any desire and inclination of this world.

When the love of this world is taken out of ones heart then it will be free to accept the love of Allah Almighty and his Holy Prophet (ﷺ) then this believer will become so pure,obedient and submitting that he will be loved by Allah Almighty.

When an obedient person forgoes the love and desire of this world then Allah Almighty grows wisdom in his heart and a narration from the Ahadis as related by Abu-Harera (رضی اللہ عنہ) according to which

اِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِى الدُّنْيَا
وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ

Meaning "When you see a believer attributed by Allah Almighty with abstinence and talks less,absurd and needlessly and protects his tongue and is fortunate then accompany him because which ever believer is in such a state then he is commendated and inspired by Allah Almighty." Wisdom and inspiration means that he understands the correct realities and what ever he says is right and correct.That is why the company of such a person is a panacea and effective.In the Holy Quran Allah Almighty has commanded

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا
كَثِيْرًا(۲۶۹:۲)

"Allah bestows wisdom to whom He wills and who so gets wisdom,he attains abundant benefit."Welfare means favour of both the worlds and it is a narration from Hazrat Mavia (رضی اللہ عنہ).He says that the Holy Prophet (ﷺ) has remarked

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ

Meaning: On whom so ever Allah Almighty wishes,He makes him obey religious laws and provides him knowledge to understand the religion.He gives him knowledge of religion,to understand the religion and intelligence.Our great Holy Prophet(ﷺ) the merciful was full of intelligence and wisdom since birth.Moreover even before your birth during Prophethood period of Hazrat Ibrahim (A.S) after finishing the construction of Bait -Ullah-Sharif , prayed in the revered court of Allah Almighty and requested

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝(۱۲۹:۲)

"O our Rubb (sustainer) send from among them a Rasool (messenger of Allah) Mohammad (ﷺ) who should teach them your Book and wisdom and purify them.You are the most Honorable,the most Wise."This prayer is of Khalil (A.S) in which is mentioned about our Holy Prophet (ﷺ) being a "tutor of wisdom." And when our beloved Holy Prophet (ﷺ) was born and sent

towards the whole of the universe ,then at that time Allah Almighty magnificence,dignity and grace of His beloved Prophet (ﷺ) ordained in Surat-Ul-Baqarah, verse number 151, Surat Aale- I`mran verse number 164 and Surat Al-Juum-Ah verse number 2,in His Holy and different ways has mentioned about our Holy Prophet(ﷺ) being a tutor of wisdom.For example Surat Aale-I`mran verse number !64

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ o

"Surely Allah has conferred favour on the believers that He sent a Rasool (Messenger of Allah) from amongst them who recites to them His verses and purifies them and teaches them the Book and theWisdom.And previous to that they were clearly in errors."

Which ever believer adopts abstinence,then in his heart wisdom is grown and who so ever receives wisdom then according to the command of Allah Almighty,he has been rewarded with welfare.It is a matter to ponder that our Holy Prophet (ﷺ) has been born as a tutor of wisdom and what ever welfare was received by our Holy Prophet(ﷺ) from Allah Almighty ,then who among the creatures even thought he be the greatest can fanthom the limits and inbonds of it.

According to the narration related by Hazrat Abuzar Ghaffari (رضی اللہ عنہ) in the Ahadis he states that which everp erson adopts abstinence

اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ

"Allah Almighty grows wisdom in his heart and Allah Almig hty also inrewards him some other blessings and favours."

Fountains of knowledge and revelations crack in his heart .His tongue becomes effective.He can clearly see the vices and ailings of the world and he is rewarded special insight in their treatment .

When a person adopts abstinence he falls in love with the next world.Imam Ghazali Rehmat Allah says,when a person knows that this world is not everlasting and the next world is everlasting,then the result is that such a person even though present in this world prepares for the everlasting next world and does not desire this world.The Holy Prophet (ﷺ) through his holy example and through his holy commands has instigated his followers to adopt abstinence.

It is a narration from Hazrat Abdullah Bin Masood (R.Z),he says that when one day the Holy Prophet was not wearing a shirt and was only wearing a

kilt around his waist and was resting on a mattress. When the Holy Prohet ﷺ rose there were very clear and apparent marks on his Hol ybod .y

Hazrat Abdullah bin Masood(رضی اللہ عنہ) states that, I requested the Holy Prophet (ﷺ) that you (ﷺ) should have ordered us and we would have laid the bed for you and would have prepared all arrangements.At that the Holy Prophet (ﷺ) answered that what have I to do with this world which would end .I am like a rider in this world who for a short time takes rest under the shade of a tree and then departs and leaves the tree, meaning that he had no desire for this world.

The Holy Prophet ﷺ) states that among his friends, that muslim is worthy of envy who has less furniture and prays (namaz) a lot,worships his Allah a lot and obeys Allah`s commands secretly and remains hidden among the people.People should not point fingers at him.Meaning that he should try to become popular and respectful by himself.If Allah Almighty provides him with popularity in a divine way then it is His kindness and love.

It is a narration from Hazrat Abu Imama (رضی اللہ عنہ) he says that the Holy Prophet (ﷺ) states that on me my Allah had forwarded that He would make the land of Makkah gold for me, I requested Allah No, but that one day I should be contented and the other day I should remain hungry and when I am hungry and needy I should be in Your Holy presence and be lamenting with humility and attentivness and remember you and when I am contented then I should praise you and be thankful to You.Hazrat Abu Harera (رضی اللہ عنہ)states that it is a Holy command of the Holy Prophet

اَلدُّنیَا سِجنُ الْمُؤمِن

"This world is like a prison for the believer." he may be in a lot of comfort in this world but compared to the blessings of the everlasting world the comforts of this world are like being in a prison to which his heart is not attatched.

Therefore such a believer who does not desire this world and turns his face away from this world then Allah Almighty will showers his blessings on him and provide him with faith and piousness and with safety and well being, takes him away from this mortal world to the everlasting world, meaning the muslim country (parardise).We should all hope and wish that Allah Almighty provides us with status and His blessings.Aameen

روحانی غذا

محافل کے موقعوں پر جسمانی غذا کے ساتھ روحانی غذا یعنی اہلسنت وجماعت کی کتب جو ایمان کی پختگی اور اعمال کی درستگی کا ذریعہ ہیں' تقسیم کرنے کا سلسلہ شروع کریں اور صدقہ جاریہ کی نعمت سے اپنی آخرت سنواریں۔ (منجانب: ادارہ ماہنامہ ''سیدھاراستہ'' لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلسل اشاعت کا اٹھارہواں سال

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم، حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ للعالمین ﷺ کے صدقے، امین علم لدنی پیر طریقت حضرت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نگاہِ فیض اور قارئین کرام کے پرجوش تعاون سے دینِ حنیف اور مذہبِ حق اہل سنّت و جماعت کے ترجمان ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور کے، چیف ایڈیٹر منیر احمد یوسفی (ایم-اے) کی زیر سرپرستی، مسلسل اشاعت کے سترہ سال مکمل ہو چکے ہیں اور اب ماشاءاللہ اٹھارہواں سال شروع ہو رہا ہے۔

ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' چیف ایڈیٹر کے عزم صمیم اور محنت شاقہ کی بدولت دن دگنی رات چوگنی ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اِس میں ہر بات قرآن وحدیث مبارکہ کے حوالہ جات سے مزین ہوتی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ماہنامہ ہذا کے ذریعے نہایت سادہ اور دلکش پیرائے میں لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت اور حضور ﷺ کے اتباع و پیروی کا درس دیا جاتا ہے اس کی اشاعت کا مقصد عظیم حب رسول کریم ﷺ سینوں میں پیدا کرنا ہے۔

ماہنامہ ہذا میں حالات حاضرہ، تفسیر قرآن حکیم، درس احادیث مبارکہ کے علاوہ عوامی زندگی سے متعلق روزمرہ کے معاملات و مسائل نہایت آسان اور عام فہم انداز میں پیش کئے جاتے ہیں، جن سے قارئین کرام کو اپنی زندگیاں اُسوۂ رسول کریم ﷺ کے مطابق بسر کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ آج کے سیکولر اور نام نہاد روشن خیال اور پُرفتن دور میں ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' بفضلہٖ تعالیٰ ایسا کردار ادا کر رہا ہے، جو ایک شمع تاریک رات میں ادا کرتی ہے۔ اِس وقت امتِ مسلمہ مغربی پروپیگنڈہ کا شکار ہو کر یہود و ہنود کی تہذیب کو اپنانے میں مگن ہے جو رفتہ رفتہ دینِ اِسلام سے دوری کا باعث بن رہی ہے۔ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' ایسے لوگوں کو راہِ راست کی نشاندہی میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے چیف ایڈیٹر کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' کو ان کی زیر سرپرستی لوگوں کے لئے ہدایت اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

اندازِ بیاں گرچہ میرا شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ وہ اپنے خیالات وتجاویز اور آراء سے نوازیں تاکہ اُن کی روشنی میں ماہنامہ کو مزید بہتر اور فعال بنایا جائے۔

مینجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ یوسفی